# تاریخ قرن الشیطان

سیریز کتاب اول



مکاشفہ ورڈپریس ڈاٹ کام

# وہابی مذہب کی تاریخ

محمد بن عبدالوہاب نجدی ۱۱۱۱ھ بمطابق ۱۷۰۰ء میں نجد میں پیدا ہوا۔ ابتدائے عمر میں مدینہ منورہ میں علم حاصل کرتا تھا۔ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان آیا جایا کرتا تھا۔ اس کی اصل بنو تمیم سے ہے۔ بہت سے علماء مدینہ سے پڑھتا رہا ہے۔ ان اساتذہ میں سے شیخ محمد بن سلیمان الکردی الشافعی اور شیخ محمد حیات السندی الحنفی بھی ہیں۔ یہ دونوں اساتذہ اور دیگر شیوخ اس میں الحاد، ضلالت اور گمراہی کی علامات پاتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ سیضل هٰذا وَيُضِلُّ اللّٰهُ بِهِ مَنْ اَبْعَدَهٗ وَ اَشْقَاهُ فَكَانَ الْاَمْرُ كَذٰلِكَ وَمَا اَخْطَأَتْ فِرَاسَتُهُمْ فِيْهِ عنقریب یہ گمراہ ہو جائے گا اور اللہ تعالےٰ اس کی وجہ سے بعد میں آنے والے شقی لوگوں کو بھی گمراہ کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور ان مشائخ کی فراست غلط نہ ہوئی۔ اس کے والد ماجد بھی اس میں الحاد کی علامت پاتے تھے۔ اور اکثر اس کی برائی کرتے تھے لوگوں کو اس سے بچنے کی تاکید کرتے اسی طرح اس کے بھائی علامہ سلیمان بن عبدالوہاب بھی اس کی ایجاد کردہ بدعات و ضلال اور عقائد باطلہ کا انکار کرتے تھے بلکہ انہوں نے اس کے رد میں ایک کتاب الصواعق الالٰهيه فی الرد علی الوهابية لکھی۔ (الدرر السنیہ ص۴۲)

## علامہ محمد عبدالرحمن السلہٹی علیہ الرحمۃ کا بیان

علامہ محمد عبدالرحمن سلہٹی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف میں نجدی کے متعلق لکھا ہے کہ:

"سلطان محمود خان ثانی کے زمانہ میں ایک شخص محمد عبدالوہاب نامی ظاہر ہوا۔ ابن تیمیہ کے مر جانے کے بعد اس نے اس مٹے ہوئے

عقائدِ فاسدہ کو ظاہر کیا۔ وَابْتَدَعَ شِيْعَةً مُخَالِفًا عَنْ مَذْهَبِ السُّنَّةِ وَكَانَ يَطُوْفُ مِنَ الْفُرَاتِ إِلَى اَمْكِنَةِ وَشَامٍ وَالبَغْدَادِ وَالْبَصْرَةِ وَمِنْ هُنَاكَ رَجَعَ إِلَى بِلَادِ الْعَرَبِ وَبِإِسْعَافِ الْأَمِيْرِ اِبْنِ السُّعُوْدِ الَّذِيْ كَانَ دَخَلَ فِيْ هٰذِهِ الشِّيْعَةِ جَذَبَ إِلَيْهِ جُمْهُوْرٌ مِنْ اَهَالِ الْبِلَادِ وَسَمُّوْا الْوَهَّابِيَّةِ بِإِسْمِ كَبِيْرِهِمْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ جس نے نئی شریعت کا اظہار کیا۔ اہلِ سُنت کے خلاف اُس نے ایک گروہ بنالیا۔ فرات سے لے کر شام۔ بغداد شریف۔ بصرہ۔ تک شہروں میں گھومتا رہا۔ اور وہاں سے بلادِ عرب کی طرف لوٹ آیا۔ امیر ابنِ سعود کی مدد کی وجہ سے جو اس کے گروہ میں داخل ہو چکا تھا شہر کے بڑے بڑے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لایا۔ اس وجہ سے وہ اپنے سردار محمد بن عبد الوہاب کے نام پر وہابیۃ کے نام سے پکارے گئے۔" (سیف الابرار علی المسلول الفجار صلا)

ممدوح الوہابیہ والدیابنۃ مولوی عبید اللہ سندھی نے لکھا ہے کہ:

"دراصل موصوف نے کسی ایسے استاد سے علم حاصل نہ کیا تھا جو انہیں صحیح ہدایت کی راہ پر لگاتا اور نفع مند علوم کی طرف ان کی رہنمائی کرتا۔ اور دین کے معاملات میں ان میں تفقہ اور سمجھ پیدا کرتا۔ طلبِ علم کے سلسلہ میں موصوف نے صرف اتنا کیا کہ شیخ ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم کی بعض کتابیں پڑھ لیں۔ اور ان کی تقلید کی۔

شیخ سید محمد امین جو ابن عابدین کے نام سے مشہور ہیں شرح رد المحتار میں باغیوں کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبد الوہاب کے ماننے والے ہیں"

ابھی پچھلے دنوں یہ لوگ نجد سے نکلے اور حرمین پر قابض ہو گئے یہ اپنے آپ کو حنبلی مذہب کے پیرو کہتے ہیں۔ لیکن ان کا حال یہ ہے کہ اپنے سوا باقی سب مسلمانوں کو جو ان کے اعتقادات کے مخالف ہوں کافر سمجھتے ہیں۔ اور ان کا خون بہانا جائز جانتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اہلسنت اور ان کے علماء کو قتل کرنے میں دریغ نہ کیا؛

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک ص۲۳)

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے جب اپنے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کا اظہار کرنا چاہا تو وہ مدینہ منورہ سے مشرق کی طرف چلا گیا اور لوگوں کو مزخرافات باتیں سناتا اور سمجھاتا تھا کہ جس پر لوگ ہیں وہ سب شرک و گمراہی ہے۔ اور اپنا عقیدہ آہستہ آہستہ ظاہر کرتا تھا۔ جب عام جنگلی لوگوں نے اس کے عقائد کو اختیار کر لیا ۱۱۵۳ھ میں نجد اور اس کے مضافات میں اس کی شہرت ہو گئی اور امیر الدرعیہ محمد بن سعود اس کا مددگار بن گیا اور شیخ نجدی کو اپنے ملک کی وسعت کا وسیلہ اور ذریعہ بنا لیا۔ اور اہل درعیہ کو اس نے محمد بن عبدالوہاب کی متابعت پر آمادہ کر لیا۔ پس درعیہ اور اس کے ارد گرد کے لوگوں نے اس کا اتباع کیا؛

(الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ ص۴۲)

سردار محمد حسنی بی اے اپنی کتاب سوانح حیات ابن سعود میں رقمطراز ہیں کہ:

شیخ نے اس سے حلف لیا کہ وہ ان مزاروں اور ان کے متعلقات کو تلف کرنے میں امداد دے گا۔ ابن معمر نے قبول کیا۔ دونوں ہم مشورہ ہو کر جلیلہ گئے۔ یہاں چند صحابیان رسول صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزارات تھے۔ دونوں مزارات مسمار کر دیئے؛ (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص۴۱)

مفتی حرم شریف علامہ ذینی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ کے بعد دیگرے عرب کے بہت سے قبائل اس کی اطاعت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اس کو قوت ہو گئی تو جنگلی اس سے خوف کھانے لگے۔ وہ بدو بالکل جاہل تھے امور دین

کو قطعاً جانتے ہی نہ تھے۔ (الدرر السنیہ ص۴۲)

ان لوگوں کو محمد بن عبد الوہاب نجدی نے جو تعلیم دی اُس کا تذکرہ علامہ زینی اور علامہ آفندی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ:

## محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تعلیم

اَلْحَقُّ عِنْدَهٗ مَا وَافَقَ هَوَاهُ وَ اِنْ خَالَفَ النُّصُوْصَ الشَّرْعِيَّةَ وَاِجْمَاعَ الْاُمَّةِ وَ الْبَاطِلُ عِنْدَهٗ مَالَمْ يُوَافِقْ هَوَاهُ وَ اِنْ كَانَ عَلٰى نَصٍّ جَلِيٍّ اَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ وَ كَانَ يَنْتَقِصُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا بِعِبَارَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَيَزْعَمُ اَنَّ قَصْدَهُ الْمُحَافَظَةُ عَلَى التَّوْحِيْدِ فَمِنْهَا اَنْ يَقُوْلَ اِنَّهٗ طَارِشٌ وَهُوَ فِيْ لُغَةِ اَهْلِ الْمَشْرِقِ بِمَعْنَى الشَّخْصِ الْمُرْسَلِ مِنْ قَوْمٍ اِلٰى آخَرِيْنَ فَمُرَادُهٗ اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلُ كُتُبٍ اَيْ غَايَةُ اَمْرِهٖ اَنَّهٗ كَالطَّارِشِ الَّذِيْ يُرْسِلُهُ الْاَمِيْرُ اَوْ غَيْرُهٗ فِيْ اَمْرٍ لِّلنَّاسِ لِيُبَلِّغَهُمْ اِيَّاهُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ حَتّٰى

محمد بن عبد الوہاب نجدی کے نزدیک حق وہی تھا جو اُس کی خواہش کے موافق ہو۔ اگرچہ نصوص شرعیہ و اجماع اُمت کے مخالف ہو۔ اور باطل وہ تھا جو اُس کی خواہش کے مطابق نہ ہو۔ اگرچہ وہ نص جلی سے جس پر اجماع اُمت ہو ثابت ہو۔ اکثر نبی اکرم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی تنقیص مختلف عبارتوں سے کیا کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ میرا ارادہ توحید کی حفاظت ہے۔ مثلاً کہتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم طارش تھے۔ اُس کے معنے اہلِ مشرق کی لغت میں اُس شخص کے ہیں۔ جو ایک قوم کی طرف سے دُوسری قوم کی طرف بھیجا جائے۔ مطلب یہ تھا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم حامل کتب ہیں یعنی آپ کا انتہائی مرتبہ یہ ہے کہ وہ طارش کی طرح ہیں جو لوگوں کو امیر وغیرہ کا پیغام پہنچا کر لوٹ آتا تھا۔

أَنَّ بَعْضَ أَتْبَاعِهٖ كَانَ يَقُوْلُ عَصَايَ هٰذِهٖ خَيْرٌ مِنْ مُحَمَّدٍ لِاَنَّهَا يُنْتَفَعُ بِهَا فِيْ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَ نَحْوِهَا وَ مُحَمَّدٌ قَدْ مَاتَ وَ لَمْ يَبْقَ فِيْهِ نَفْعٌ اَصْلاً وَ اِنَّمَا هُوَ طَارِشٌ وَ قَدْ مَضٰى قَالَ بَعْضُ مَنْ اَلَّفَ فِي الرَّدِّ عَلَيْهِ اِنَّ ذَالِكَ كُفْرٌ فِي الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ بَلْ هُوَ كُفْرٌ عِنْدَ جَمِيْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ

اُس کے بعض متبعین یہ کہتے تھے کہ ہمارا عصا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر ہے اس واسطے کہ اس سے سانپ وغیرہ کے مارنے سے نفع ملتا ہے۔ اور محمد تو مر چکے ہیں۔ ان سے تو کچھ نفع نہیں وہ تو طارش تھے سو گذر چکے۔ بعض علماء نے اس کے رد میں لکھا ہے کہ یہ چاروں مذاہب میں بلکہ تمام اہلِ اسلام کے نزدیک کفر ہے۔

(الدرر السنیہ ص۴۲ الفجر الصادق ص۱۸)

# محمد بن عبدالوہاب نجدی کے قبائح اور خباثت

## نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انوار کی زیارت کرنے والوں کی داڑھی مونڈھنا

علامہ آفندی علیہ الرحمۃ نے ابو الوہابیہ نجدی کے قبائح اور خباثت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

وَمِنْ قَبَائِحِ ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الشَّنِيْعَةِ اَنَّهٗ مَنَعَ النَّاسَ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعْدَ مَنْعِهٖ خَرَجَ اُنَاسٌ مِنَ الْاَحْسَاءِ وَ زَارُوْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعُوْا

محمد بن عبدالوہاب کی خباثتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب ان لوگوں کو زیارت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے منع کر دیا۔ تو کچھ لوگ احساء سے نکلے اور نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ یہ خبر اس کو پہنچ گئی جب

مَرُّوا عَلَى ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ فِي الدَّرْعِيَّةِ فَأَمَرَ بِحَلْقِ لُحَاهُمْ وَ أَرْكَبَهُمْ مَقْلُوبِيْنَ إِلَى الْأَحْسَاءِ

وہ واپسی میں درعیہ سے ہوکر گزرے تو محمد بن عبدالوہاب نے ان کی ڈاڑھی مونڈنے کا حکم دیا۔ پھر ان کو درعیہ سے احساء تک الٹا سوار کر کے بھیجا۔

(الفجر الصادق ص۲۲ مطبوعہ استنبول)

## دلائل الخیرات کو جلانا۔ مزارت کی جگہ بیت الخلاء بنانا۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھنے والے کو قتل کرنا

مفتی حرم شریف علامہ سید احمد بن ذینی علیہ الرحمۃ نے بھی ابن الوہابیہ نجدی کے قبائح بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

إِحْرَاقُهُ كَثِيْرًا مِنْ كُتُبِ الْعِلْمِ وَقَتْلُهُ كَثِيْرًا مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ خَوَاصِ النَّاسِ وَ عَوَامِهِمْ وَ إِسْتِبَاحَةُ دِمَائِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ وَ نَبْشُهُ لِقُبُوْرِ الْأَوْلِيَاءِ وَ

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے بہت سی کتابوں کو جلا دیا۔ بہت سے علماء اور خواص وعوام کو قتل کر دیا۔ اور ان کے جان و مال کو حلال سمجھ کر لوٹ لیا۔ وتنقیص النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسائر الانبیاء والمرسلین

---

ل محمد بن عبدالوہاب نجدی نے بھی اس حقیقت کا اقرار اپنے رسالہ میں ان الفاظ میں کیا ہے ولا نأمر باتلاف شئ من المؤلفات اصلاً الا ما اشتمل علی مایوقع الناس فی الشرك لروض الرياحين وما يحصل بسببه خلل فى العقائد كعلم المنطق فانه قد حرمه جمع من العلماء على انا لم نفحص عن مثل ذالك وكالد لائل ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے مگر ہاں اس کتاب کو تلف کرا دیتے ہیں جن میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں یا ان کے سبب سے عقائد میں خلل آتا ہو۔ جیسے روض الریاحین کتب منطق اور دلائل الخیرات کو تلف کرا دیا جاتا ہے۔ (الهدية السنية ص۴۵-۴۶)

قَدْ اَمَرَ فِي الْاَحْسَاءِ اَنْ تُجْعَلَ بَعْضُ قُبُوْرِهِمْ مَحَلًّا لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ وَمَنَعَ النَّاسَ مِنْ قِرَاءَةِ دَلَائِلِ الْخَيْرَاتِ وَمِنَ الرَّوَاتِبِ وَالْاَذْكَارِ وَمِنْ قِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ وَمِنَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي الْمَنَائِرِ بَعْدَ الْاَذَانِ وَقَتَلَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَنَعَ الدُّعَاءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَكَانَ يُصَرِّحُ بِكُفْرِ الْمُتَوَسِّلِ بِالْاَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَيَزْعَمُ اَنَّ مَنْ قَالَ لِاَحَدٍ مَوْلَانَا اَوْ سَيِّدُنَا فَهُوَ كَافِرٌ۔

والاولیاء نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دیگر انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کی تنقیص کی اور ان کی قبریں اکھیڑ ڈالیں۔ احساء میں حکم دے دیا کہ بعض قبور اولیاء الرحمٰن کو بیت الخلاء بنا لیا جائے۔ لوگوں کو دلائل الخیرات اور درود و وظائف اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانے اور مناروں پر بعد اذان درود شریف پڑھنے سے منع کر دیا۔ جس نے ایسا کیا اُس کو قتل کر ڈالا۔ نماز کے بعد دُعاء مانگنے سے منع کر دیا۔ انبیاء، ملائکہ اور اولیاء اللہ سے توسل کرنے والے کو صاف طور پر کافر کہتا تھا۔ اور گمان کرتا تھا کہ جو کسی کو مولانا یا سیدنا کہے وہ کافر ہے۔ (الدرر السنیہ ص۳۰۵)

## انبیاء اور اولیاء کی توہین کرنا

علامہ سید علوی الحداد علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ:

اِنَّ الْمُحَقَّقَ عِنْدَنَا مِنْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ مَا يُوْجِبُ خُرُوْجَهٗ

بے شک ہمارے نزدیک محمد بن عبدالوہاب نجدی کے اقوال اور افعال سے یہ

---

لہ علامہ ابو حامد بن مرزوق ...... علیہ الرحمۃ نے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے پیروکاروں کے بنیادی عقائد میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر نہ کرنا بھی ایک عقیدہ درج کیا ہے۔ (التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ص۲ مطبوعہ استنبول)

عَنِ الْقَوَاعِدِ الْاِسْلَامِیَّۃِ لِمَا اَنَّہٗ یَسْتَحِلُّ اُمُوْرًا مُجْمَعًا عَلٰے تَحْرِیْمِہَا مَعْلُوْمَۃً مِنَ الدِّیْنِ بِالضَّرُوْرَۃِ بِلَا تَاوِیْلٍ سَائِغٍ وَھُوَ مَعَ ذَالِکَ یَنْتَقِصُ الْاَنْبِیَاءَ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ الْاَوْلِیَاءَ وَالصَّالِحِیْنَ وَ اِنْتِقَاصُھُمْ عَمَدًا کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ عِنْدَ الْاَئِمَّۃِ الْاَرْبَعَۃِ۔

چیز ثابت شدہ ہے جو کہ قواعدِ اسلامیہ سے اُس کو نکالتی ہے اس لیے کہ اُس نے ان امور کو جائز قرار دیا ہے۔ جس کے حرام ہونے پر پوری اُمتِ مسلمہ متفق ہے۔ جن امور کا بغیر تاویل کے تسلیم کرنا ضروریاتِ دین سے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ انبیاء، مرسلین، اولیاء و صالحین کی تنقیص اور توہین کرتا ہے۔ ان کی تنقیص عمداً کرنا آئمہ اربعہ کے نزدیک بالاجماع کفر ہے۔ (الفجر الصادق ص۱۹)

## محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ماننے والوں کے علاوہ سب مشرک ہیں!

علامہ آفندی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ:

وَیُثْبِتُ فِیْ قُلُوْبِہِمْ اَنَّ جَمِیْعَ مَنْ ھُوَ تَحْتَ السَّمَاءِ مُشْرِکٌ بِلَا مِرَاءٍ وَمَنْ قَتَلَ مُشْرِکًا فَقَدْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ فَکَانَ ابْنُ عَبْدِ الْوَھَّابِ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ لَا یَتْرُکُوْنَ شَیْئًا مِمَّا یَقُوْلُہٗ وَلَا یَفْعَلُوْنَ

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ان کے دلوں میں یہ بات بٹھادی تھی کہ آسمان کے نیچے جس قدر لوگ ہیں علی الاطلاق مشرک ہیں اور جو مشرک کو قتل کرے گا اُس کے لیے جنت لازم ہے۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی ان میں نبی کی طرح تھا۔ وہ اس کے کسی قول کو نہ چھوڑتے تھے اور نہ اُس کے حکم کے

---

لہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور وہابیوں کے بنیادی عقائد میں مسلمانوں کی تکفیر کرنا بھی بنیادی عقیدہ ہے۔ (دیکھیے الوسائل بالنبی ص۲ مطبوعہ استنبول)

شَیْئًا اِلَّا بِاَمْرِہٖ وَیُعَظِّمُوْنَہٗ غَایَۃَ التَّعْظِیْمِ۔

بغیر کوئی کام کرتے۔ اس کی ازحد تعظیم کرتے تھے۔

(الفجر الصادق صنٓ مطبوعہ استنبول)

مولوی عبد اللہ سندھی نے لکھا ہے کہ امام شوکانی کے شاگرد محمد بن ناصر حازمی لکھتے ہیں کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب کی دو باتیں ہیں جو پسند نہیں کی جاتیں۔ ایک تو یہ ہے کہ انہوں نے چند بے اساس امور کی بنا پر تمام دُنیا کو کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ علامہ داؤد بن سلیمان نے شیخ موصوف کے اس دعوے کا نہایت مناسب رد لکھا ہے۔ اور ان کی دوسری زیادتی یہ تھی کہ بلا کسی دلیل وحجت کے انہوں نے بے گناہوں کو قتل کرنے کی اجازت دی۔ چنانچہ شیخ موصوف یہ اعلان کیا کرتے تھے کہ جس نے اللہ کے سوا کسی اور سے دُعا کی یا کسی نبی۔ بادشاہ اور عالم کو اس میں وسیلہ بنایا تو وہ مُشرک ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انہوں نے روئے زمین کے سب مسلمانوں کو تکفیر کا نشانہ بنایا۔ چنانچہ جو مسلمان اولیاء سے دُعا کرتے ہیں۔ ان کو موصوف نے کافر قرار دیا۔ اور جو ان کے کفر میں شک کرے۔ شیخ موصوف نے ان شک کرنے والوں کو بھی کافر ثابت کیا۔ موصوف نے اس طرح دُنیا جہان کے مسلمانوں کو زُمرۂ کفار میں داخل کر دیا۔

(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک صفحہ ۲۲۹، ۲۳۰)

## مُسلمانوں کا قتل وغارت

علامہ احمد بن زینی مفتی وامام حرم شریف علیہ الرحمۃ نے بھی مندرجہ بالا قبائح۔ خباثت اور تعلیمات درج کئے ہیں نیز تحریر فرمایا ہے کہ:

وَاِذَا قَتَلُوْا اِنْسَانًا اَخَذُوْا مَالَہٗ وَاَعْطُوا الْاَمِیْرَ مُحَمَّدَ بْنَ سَعُوْدٍ مِنْہُ الْخُمُسَ وَاقْتَسَمُوا الْبَاقِیَ۔ (الدرر السنیہ صنٓ)

جب کسی انسان کو نجدی قتل کرتے تو اس کا مال چھین کر اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) امیر محمد بن سعود کو دے دیتے تھے۔ باقی آپس میں تقسیم کر لیتے تھے

مولوی عبدالشہید سندھی نے لکھا ہے کہ:

محمد بن عبدالوہاب نجدی ان لوگوں سے جو آپ کے مخالف تھے جہاد کرنا ضروری سمجھتے تھے اور جس طرح بھی بس چلے ان کو قتل کرنا روا جانتے تھے۔ اور ان کے مال و دولت کو لوٹنے کی اجازت دیتے تھے۔

## قتل و غارت کی عام اجازت اور وہابی مذہب کے نرالے اصول

علامہ سید احمد بن زینی مکی علیہ الرحمۃ جو کہ حرم شریف کے امام اور مفتی تھے۔ وہابی مذہب کے بنیادی اصول اور مسلمانوں کے عام قتل و غارت کی نجدی تعلیم کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ:

اسلام میں یہ بڑا فتنہ ظاہر ہوا جس سے عقلیں اڑ گئیں عقلمند حیران ہو گئے تھے

عَنْ اسْتِبَاحَتِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ وَدِمَاءَهُمْ وَ اِنْتِهَاكِهِمْ حُرْمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِارْتِكَابِهِمْ اَنْوَاعَ التَّحْقِيْرِ لَهُ وَلِمَنْ اَحَبَّهُ وَغَيْرُ ذَالِكَ مِنْ مَقَابِحِهِمُ الَّتِيْ اِبْتَدَعُوْهَا

وہ لوگوں کے جان و مال کو حلال جانتے تھے اور طرح طرح سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے محبین کی تحقیر کرتے تھے۔ جب کوئی شخص طوعاً و کرہاً ان کے دین کا اتباع کرنا چاہتا تھا۔ تو اول کلمہ پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ پھر کہتے

---

سلطان عبدالعزیز کی حکومت نے حجازِ مقدس کے مسلمانوں پر جب ظلم و ستم اور قتل و غارت کا بازار گرم کیا تو وفد خلافت نے اپنی رپورٹ میں یہ لکھا ہے کہ نجدیوں کی گزشتہ صدی کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ان کے ہاتھ کفار سے شرن سے کبھی نہیں رنگے گئے جس قدر خونریزی انہوں نے کی ہے وہ صرف مسلمانوں کی کی ہے۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر حجاج کو مشرک کہہ دیتے تھے۔

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفدِ خلافت ۱۹۲۶ء ص ۱۰۵)

وَكَفَّرُوا الْأُمَّةَ بِهَا وَكَانُوْا
إِذَا أَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَتَّبِعَهُمْ
عَلٰى دِيْنِهِمْ طَوْعًا أَوْ كَرْهًا
يَأْمُرُوْنَهُ بِالْإِتْيَانِ بِالشَّهَادَتَيْنِ
أَوَّلًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ لَهُ اِشْهَدْ عَلٰى
نَفْسِكَ أَنَّكَ كُنْتَ كَافِرًا وَاشْهَدْ
عَلٰى وَالِدَيْكَ أَنَّهُمَا مَاتَا كَافِرَيْنِ
وَاشْهَدْ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ
أَنَّهُ كَانَ كَافِرًا وَيُسَمُّوْنَ لَهُ
جَمَاعَةً مِنْ أَكَابِرِ الْعُلَمَاءِ
الْمَاضِيْنَ فَإِنْ شَهِدُوْا بِذَالِكَ
قَبِلُوْهُمْ وَإِلَّا أَمَرُوْا بِقَتْلِهِمْ وَ
كَانُوْا يُصَرِّحُوْنَ بِتَكْفِيْرِ الْأُمَّةِ
مِنْ مُنْذُ سِتِّمِائَةِ سَنَةٍ وَأَوَّلُ مَنْ
صَرَّحَ بِذَالِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
فَتَبِعُوْهُ عَلٰى ذَالِكَ وَإِذَا دَخَلَ
إِنْسَانٌ فِيْ دِيْنِهِمْ وَكَانَ قَدْ
حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ قَبْلَ ذَالِكَ
يَقُوْلُوْنَ لَهُ حُجَّ ثَانِيًا فَإِنَّ حَجَّتَكَ
الْأُوْلٰى فَعَلْتَهَا وَأَنْتَ مُشْرِكٌ
فَلَا تُسْقِطُ عَنْكَ الْحَجَّ وَيُسَمُّوْنَ
مَنْ اتَّبَعَهُمْ مِنَ الْخَارِجِ الْمُهَاجِرِيْنَ
وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ بَلَدِهِمْ يُسَمُّوْنَهُمُ الْأَنْصَارَ

تھے کہ اپنے آپ پر گواہ ہو جا کہ تو کافر
تھا اور اپنے والدین اور فلاں فلاں
اکابر علماء پر گواہ ہو جا کہ وہ کافر مرے
ہیں۔ اگر وہ اس کی گواہی دیتا تھا۔
تو اسے قبول کر لیتے تھے ورنہ قتل کا
حکم دے دیتے تھے۔ اور جب کوئی شخص
ان کے دین میں داخل ہوتا تھا جس نے
حج کر لیا ہوتا تھا تو اس سے کہتے تھے
کہ دوبارہ حج کر کیونکہ پہلا حج تو نے شرک
کی حالت میں کیا پس وہ حج تیرا ادا
نہیں ہوا۔ جو لوگ باہر کے ان کی اتباع
کرتے تھے ان کو مہاجرین اور اہل شہر
کو انصار کہتے تھے۔

(الدرر السنیہ ص۴۶ مطبوعہ استنبول)

## تفسیر بالرائے کی تعلیم

علامہ آفندی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف الفجر الصادق میں تحریر فرمایا ہے کہ:

اَنَّہٗ ھُوَ وَاَتْبَاعَہٗ کَانُوْا یُاَوِّلُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِحَسْبِ اَھْوَائِھِمْ لَا بِحَسْبِ مَافَسَّرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ وَالسَّلَفُ الصَّالِحُ وَاَئِمَّۃُ التَّفْسِیْرِ

محمد بن عبد الوہاب نجدی اور اس کے پیروکار وہابی قرآن پاک کی تاویلیں اپنی خواہشوں کے مطابق کرتے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان سلف صالحین اور آئمہ مفسرین علیہم الرحمۃ کی تفسیر کے مطابق تفسیر نہیں کرتے تھے۔ (الفجر الصادق فی الرد علی منکری التوسل والکرامات والخوارق ص ۱۹)

علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

وَکَانَ یَمْنَعُ اَتْبَاعَہٗ مِنْ مُطَالَعَۃِ کُتُبِ الْفِقْہِ وَالتَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَاَحْرَقَ کَثِیْرًا مِنْھَا وَاَذِنَ لِکُلِّ مِنْ اَتْبَعَہٗ اَنْ یُفَسِّرَ الْقُرْاٰنَ بِحَسْبِ فَھْمِہٖ حَتّٰی الْھَمَجُ الْھَمَجُ مِنْ اَتْبَاعِہٖ فَکَانَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ یَفْعَلُ ذَالِکَ وَلَوْکَانَ لَا یَحْفَظُ الْقُرْاٰنَ وَلَا شَیْئًا مِنْہُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ مِنْھُمْ لِاٰخَرَ یَقْرَأُ اِقْرَأْ عَلَیَّ حَتّٰی اُفَسِّرَہٗ لَکَ فَاِذَا قَرَأَ عَلَیْہِ یُفَسِّرُہٗ لَہٗ بِرَاْیِہٖ۔ (الدرر السنیہ ص ۴۲)

اپنے پیروکاروں کو کتب فقہ و تفسیر و حدیث کے مطالعہ سے منع کرتا تھا۔ بہت سی کتب جلا بھی دیں۔ اپنے ہر پیروکار کو اجازت دے دی تھی کہ قرآن پاک کی تفسیر اپنے فہم کے مطابق کرے یہاں تک کہ اس نے اپنے متبعین کو برانگیختہ کر دیا۔ ان میں سے ہر ایک ایسا ہی کرتا تھا۔ اگرچہ قرآن اسے بالکل یاد نہ ہو۔ جسے یاد نہ ہوتا وہ کسی دوسرے کو کہتا کہ تم قرآن پڑھو میں اس کی تفسیر بتاتا ہوں۔ جب وہ پڑھتا تھا تو یہ اپنی رائے سے تفسیر کر دیتا تھا۔

## محمد بن عبد الوہاب نجدی خارجی تھا اور دین جدید کا مدعی تھا

علامہ آفندی اور علامہ دحلان مکی

علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

تَمَسَّكَ ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ فِيْ تَكْفِيْرِ النَّاسِ بِآيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَحَمَلَهَا عَلَى الْمُوَحِّدِيْنَ وَقَدْ رَوَى الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ وَصْفِ الْخَوَارِجِ اَنَّهُمْ اِنْطَلَقُوْا اِلٰى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ رَجُلٌ مُتَأَوِّلٌ لِلْقُرْآنِ يَضَعُهٗ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِهٖ فَهٰذَا وَمَا قَبْلَهٗ صَادِقٌ عَلَى ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَاِتْبَاعِهٖ وَيَظْهَرُ مِنْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ اَنَّهٗ كَانَ يَدَّعِيْ اَنَّ مَا اَتٰى بِهٖ دِيْنٌ جَدِيْدٌ وَلِذَالِكَ لَمْ يَقْبَلْ

لوگوں کو کافر بنانے میں محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ان آیات سے دلیل پکڑی ہے جو مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان آیات کو موحد مسلمانوں پر اُس نے چسپاں کیا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے اپنی کتاب صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے خوارج کی علامات بیان کرتے ہوئے روایت درج کی ہے کہ جو آیات کفار کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا خوارج کا طریق کار تھا۔ اور دوسری روایت میں ہے جو کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جن چیزوں سے مجھے خطرہ ہے ان میں سب سے زیادہ خطرہ اُمت کے اس شخص سے ہے جو قرآن

---

ے علامہ سلیمان بن عبدالوہاب آل الشطبی اور شیخ عبداللہ نابلسی علیہ الرحمۃ نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق اپنی اپنی تصانیف میں لکھا ہے کہ: اِنَّهٗ مَعَ مُقَلِّدِيْهِ مِنَ الْخَوَارِجِ بے شک وہ اپنے تمام پیروکاروں سمیت خارجیوں سے شمار ہوتا ہے۔

(الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ ص۴۳) (التوسل بالنبی ص... مصنفہ علامہ ابو حامد بن مرزوق مطبوعہ استنبول)

مِنْ دِيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَلَ كَثِيْرًا مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَعَوَامِ الْمُسْلِمِيْنَ (الفجر الصادق ص ۱۹) لِكَوْنِهِمْ لَمْ يُوَافِقُوْهُ عَلٰى مَا ابْتَدَعَهٗ

پاک کی تاویلیں بے محل کرتا ہے۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمان اور اس سے پہلے ارشاد دونوں محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے ماننے والوں پر صادق آتے ہیں۔ اس کے اقوال اور افعال سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ نئے دین کا مدعی تھا۔ اسی لیے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کی بات کو قبول کرتا تھا۔ بہت سے علماء، صلحاء اور عوام مسلمین کو اس بنا پر قتل کر دیا کہ انھوں نے اس کی بدعت میں موافقت نہیں کی۔ (الفجر الصادق ص ۱۹-۱۸ والدرر السنیہ ص ۴۷)

## انگریزوں نے نجدی کی تعریف کیوں کی ہے

قارئین کرام! علمائے محققین نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیم اور اس کے قبائح اور خباثت اپنی کتابوں میں بیان کیے ہیں۔ ان کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس کی تعلیم اور قبائح پڑھنے کے بعد کوئی ذی عقل اور باشعور شخص ایسے شخص کو اور اس کے پیروکاروں کو شریعت مصطفوی کا پیروکار اور شیدائی نہیں کہہ سکتا اور نہ ہی ایسا شخص عوام کی زبان سے مصلح کہلایا جا سکتا ہے۔ مگر انگریز یہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کے دلوں سے ان کے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اور رفعت کسی طریقہ سے نکالی جائے کیونکہ اسلام کے نام پر جو یہ مسلمان من، تن اور دھن کی بازی لگا دینے کے لیے جو تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ صرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور عقیدت کی وجہ سے ہی ہے۔ جب انگریزوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات اور اس کے دین جدید کے پروگرام کو پڑھا تو ان کو اپنے مقصد میں کامیابی اور کامرانی کی اُمید ہوئی۔ تو انہوں نے سب سے بہتر یہی سمجھا کہ اس شخص کی تعریف و توصیف کی جائے اور اس کو عظیم شخصیت قرار دیا جائے تو اس کے ماننے والے ہمارے قریب ہو جائیں گے۔ جب وہ قریب ہو جائیں

گے۔ جب وہ قریب ہو جائیں گے تو ان کو ساتھ ملا کر ہم اپنے مقصد (مسلمانوں کے دلوں سے عظمتِ مصطفےٰ نکالنے) میں کامیاب اور کامران ہو جائیں گے۔ پس انگریزوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو عرب کا ایک مصلح کہنا شروع کر دیا جس کو وہابیوں نے اپنی کتابوں میں فخریہ انداز سے شائع کرنا شروع کر دیا جیسا کہ وہابیوں کے سردار ثناء اللہ امرتسری نے اپنی کتاب تحریکِ وہابیت پر ایک نظر، میں لکھا ہے کہ

"وہابی سُنی مسلمانوں کا ایک ترقی یافتہ فرقہ ہے۔ یہ لوگ عبدالوہاب کے قائم شدہ اصولوں کے پیرو ہیں۔ عبدالوہاب اٹھارہویں صدی میں ایک عرب مصلح تھا۔" (تحریکِ وہابیت پر ایک نظر، ص مطبوعہ امرتسر)

محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیم اور اُس کے عقائد کا جب علماء محققین کو علم ہوا تو علماء نے ان کے عقائد پر کُفر کے فتوے لگائے اور ان کو سزاوار قرار دیا۔ شریفِ مکہ نے ان کا حرمین شریفین میں داخلہ بند کر دیا جیسا کہ دُنیائے اسلام کی شہرۂ آفاق شخصیت حرم شریف کے مفتی اور امام علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف الدرر السنیہ میں تذکرہ فرمایا ہے۔

## نجدیوں پر کُفر کا فتوےٰ اور ان کو قید کی سزا

---

امیر محمد بن سعود اور اُس کے چیلوں نے شریفِ مکہ سعود بن سعید بن سعد بن زید سے حج کی اجازت چاہی۔ اور اصل مقصد ان کا یہ تھا کہ اپنے عقیدہ کا اظہار کریں۔ اور اہلِ حرمین کو اس پر آمادہ کریں۔ اور اپنے تیس مولوی پہلے سے روانہ کر دیئے۔ اس گمان سے کہ وہ اہلِ حرمین کے عقائد کو فاسد کریں گے۔ اور ان سے جھوٹی باتیں ملائیں گے اور حج کا اذن طلب کیا اگرچہ سالانہ ان پر کچھ مقرر ہو جائے۔ اہلِ حرمین نے نجد میں ان کا ظہور اور بد دل کا فساد سُنا تھا۔ مگر اس کی حقیقت معلوم نہ کی تھی۔ جب ان نجدیوں کے مولوی مکہ مکرمہ پہنچے تو شریف مسعود نے حکم دیا کہ علماء

حرمین ان سے نجدی مولویوں سے مناظرہ کریں۔

فَنَاظَرُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُمْ ضُحْكَةً وَّ مَسْخَرَةً كَحُمُرٍ مُّسْتَنْفِرَةٍ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ وَنَظَرُوْا اِلٰى عَقَائِدِهِمْ فَاِذَا هِيَ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنَ الْمُكَفِّرَاتِ فَبَعْدَ اَنْ اَقَامُوْا عَلَيْهِمُ الْحُجَّةَ وَالْبُرْهَانَ اَمَرَ لِشَرِيْفُ مَسْعُوْدٌ قَاضِيَ الشَّرْعِ اَنْ يَّكْتُبَ حُجَّةً بِكُفْرِهِمُ الظَّاهِرِ لِيَعْلَمَ بِهِ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَاَمَرَ بِسِجْنِ اُولٰٓئِكَ الْمُلْحِدَةِ وَوَضْعِهِمْ فِى السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ۔

پس انہوں نے ان نجدی مولویوں سے مناظرہ کیا تو ان کو مسخرہ اور ان گدھوں کی طرح پایا جو شیر سے بھاگتے ہیں۔ ان کے عقائد کو دیکھا تو بہت سے کفریات پر مشتمل تھے۔ جب انہوں نے ان پر حجت و برہان قائم کر دی تو اس کے بعد شریف مکہ مسعود نے قاضی شرع کو حکم دیا ان کے کفر ظاہر کی سند لکھ دے تاکہ اگلے اور پچھلے سب لوگوں کو ان کا کفر معلوم ہو جائے۔ پھر ان ملحدوں کو قید کا حکم دے دیا۔ طوق اور بیڑیاں پہنا دی گئیں۔

جب شریف مکہ مساعد بن سعید مقرر ہوئے تو ان سے بھی نجدیوں نے حج کی اجازت چاہی مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اور ان کی امیدیں خاک میں مل گئیں۔

(الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ صفحہ ۴۲-۴۳ مطبوعہ ترکی)

ناظرین حضرات! محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیم و تربیت اور عقائد کا آپ نے مطالعہ کیا۔ ہندوستان میں انگریز بھی شیخ نجدی کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے کامیاب ہوا وہ اس طرح کہ انگریز نے ہندوستان کے مسلمانوں کے دلوں سے عظمت مصطفےٰ نکالنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے ہاتھوں لیا اور اس کو دعوائے نبوت کرنے کے لیے تیار کیا۔ یہ سب کچھ انگریز نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیم و تربیت کے مطالعہ سے سیکھا تھا۔ مرزا قادیانی کو مدعی نبوت ہونے کے لیے کچھ مواد کی ضرورت تھی۔ اس لیے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تعلیمات

اور عقائد کا پرچار اور تشہیر کی گئی۔ توحید اور رسالت سے متعلق عقائد دینِ جدید (محمد بن عبدالوہاب نجدی کے دین) کے مطابق پیش کرنے کے لیے مولوی اسماعیل دہلوی کو انگریز نے منتخب کیا۔ اسماعیل دہلوی اس کام کے لیے تیار ہو گیا۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث امرتسر میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں سب سے پہلے توحید کا پرچار کرنے والے مولوی اسماعیل دہلوی تھے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسر جمعہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

ہندوستان میں توحید کا پرچار کرنے والے خواجۂ خواجگان غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ جن کو اپنے اور بیگانے سبھی سلطان الہند کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ شیخ الشیوخ، غوث العالمین حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ جن کو اغیار بھی داتا گنج بخش کہتے ہیں۔ شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جنہوں نے ہندوستان میں پہلے علمِ حدیث کا پرچار کیا۔ مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہ النورانی جنہوں نے اکبر اور جہانگیر کے آگے اپنی گردن کو نہ جھکایا اور اپنے حقیقی پروردگار کی توحید کا علم بلند رکھا۔ بعد ازاں شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہم الرحمۃ حضرات ہیں۔

نامعلوم اخبار اہلِ حدیث نے ان حضرات کو توحید کا پرچار کرنے والوں میں کیوں شمار نہیں کیا اور ان کو نظر انداز کر کے انگریزوں کے ٹٹو مولوی اسماعیل دہلوی قتیل کا نام لیا ہے۔ ہاں ہو سکتا ہے کہ اس لحاظ سے امرتسری صاحب نے ان کو توحید کا پرچار کرنے والا لکھا ہے کہ انہوں نے نئی توحید بیان کرنے میں پہل کی ہے مثلاً خدا تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے۔ انسان سے جو عیوب سرزد ہوتے ہیں ان عیوب پر خدا تعالیٰ بھی قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ جسم رکھتا ہے وغیرہم ایسی نئی توحید بیان کرنے والے واقعی مولوی اسماعیل صاحب دہلوی قتیل ہی ہیں۔ انگریز بھی ایسے ہی مولوی کی تلاش میں تھے۔ اسماعیل دہلوی کے ہیڈ آفس یا پاور ہاؤس نجدی مولوی تھے۔ چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل نے اپنے ہیڈ آفس

نجد سے مدد مانگی۔ اور وہاں اپنے آدمی بھیجے جس کا تذکرہ مولوی عبید اللہ سندھی کی کتاب شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک کے صفحہ ۱۲۶ کے حاشیہ پر ان الفاظ میں درج ہے۔

"مولانا شہید نے نجدیوں کے پاس اپنا آدمی بھیجا تھا۔ مگر وہ چونکہ حجاز میں نہیں آسکتے تھے انہوں نے نامہ بر کو واپس کر دیا کہ ہم اس وقت دُعا کے سوا اور کوئی اعانت نہیں کر سکتے۔ یہ واقعہ مکہ معظمہ کے ثقہ عالموں سے معلوم ہوا۔"

ہندوستان میں وہابی مذہب کی ترویج و تشہیر کرنے والے مولوی اسمٰعیل دہلوی اور سید احمد آف رائے بریلی تھے۔ ان ہر دُو حضرات کا انگریزوں کا پٹھو ہونا مسلمہ ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ انگریز نے ان کو استعمال کرنا شروع کیا۔ مسلمانوں کے دلوں سے عظمتِ مصطفےٰ ختم کرنے کی خاطر ایک سنگین پروگرام مرتب کیا گیا۔ اسماعیل دہلوی نے اسی پروگرام کے مطابق سب سے پہلے تقویۃ الایمان کتاب لکھی۔ اس کی خوب تشہیر کی گئی اور مفت تقسیم کی گئی۔ یہ ظاہر ہے کہ اس کی کثیر تعداد میں اشاعت کے جتنے بھی اخراجات تھے حکومت نے یا نجدیوں نے برداشت کیے ہوں گے جیسا کہ عبد العزیز بن سعود نجدی نے ہندوستان میں نجدیت کی ترویج کے لیے الهدية السنيه کا اُردو ترجمہ مولوی اسماعیل غزنوی سے کرا کر اُس کو پاک و ہند میں مفت تقسیم کرایا جیسا کہ اُس کتاب کے ٹائٹل پیج پر درج ہے۔ حالیہ دور میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب التوحید کی شرح فتح المجید تقسیم کی جا رہی ہے۔ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان کتاب میں مسلمانوں کو مشرک بنانے کے نجدی پروگرام کو خوب نبھایا ہے۔ جس کی تصدیق خود وہابیہ کے جلیل المرتبت مولوی وحید الزمان نے اپنی کتاب ہدیۃ المهدی میں کی ہے۔ یہاں پر اس عربی

---

لہ حیاتِ طیبہ صفحہ ۳۸۹

عبارت کا صرف ترجمہ ہی پیش کیا جاتا ہے۔ اصل عبارت صــ پر درج کی جا چکی ہے۔

"ہمارے بعض متاخرین (حاشیہ پر مولوی وحید الزماں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کا نام لکھا ہے) نے شرک کے معاملہ میں بڑا تشدد اختیار کر رکھا ہے۔ اور اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے کہ امورِ مکروہہ یا محرمہ کو بھی شرک قرار دیا ہے۔"

(ہدیۃ المہدی ص۲۶ مطبوعہ دہلی)

تقویۃ الایمان میں نجدی پروگرام نبیؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کو خوب سرانجام دیا ہے۔ آیندہ صفحات پر عقائد کے بارے میں مفصل عبارات پیش کی جا رہی ہیں۔

اسی تقویۃ الایمان میں ختمِ نبوت کے انکار میں مدد دینے والے جراثیم بھی جمع کر دیئے گئے ہیں تاکہ کسی کو مدعیٔ نبوت ہونے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان لاتے میں پیش قدمی کرنے والے اسماعیل دہلوی کے معتقد وہابی حضرات ہی تھے جس کا اقرار وہابیوں کی شہرۂ آفاق شخصیت مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے ۱۹۴۹ء میں وہابیہ کی ایک کانفرنس کے جلسۂ عام میں خطبہ صدارت دیتے ہوئے لاہور میں کیا ہے کہ:

"جماعت اہلِ حدیث کے کثیر التعداد لوگ قادیانی ہو گئے۔"

(احتفال الجمہور صــ)

سابقہ صفحات پر دیوبندی حضرات (جن کو وہابی غیر مقلد بھی اہلِ توحید تسلیم کرتے ہیں) کے مولوی خلیل الرحمٰن صاحب لکھنوی کی شہادت سے یہی حقیقت اظہر من الشمس ہے لکھنوی صاحب نے تو مرزائیوں کو غیر مقلدین حضرات کا منجلہ بھائی قرار دیا ہے۔

---

ـــہ تفصیل دیکھنی ہو تو فقیر کی کتاب مرزا قادیانی کی حقیقت کا دیباچہ دیکھیئے (فقیر قادری غفرلہٗ)

وہابیوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری اور ان کے دیگر رفقاء نے تو اپنی بے شرمی اور بے حیائی کا پورا پورا ثبوت مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے کا فتویٰ جاری کر کے دے دیا ہے۔

یہ سب ان جراثیم کا ہی اثر ہے جو تقویۃ الایمان میں موجود ہیں وہ جراثیم تا حال چلے آ رہے ہیں۔ موجودہ دور میں وہابیوں کے مولوی معین الدین لکھوی اور محی الدین لکھوی حضرات کے نزدیک مرزائی کافر نہیں ہیں۔[1]

مولوی اسماعیل دہلوی کے متعلق غیر مقلدین اور دیو بندی وہابیوں کے ممدوح مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔

"مسلک پیران خود مثل شاہ ولی اللہ وغیرہ پر انکار فرمایا۔"

(امداد المشتاق صـ۷۹)

مولوی اسماعیل دہلوی کے ذریعے انگریزوں نے مواد جمع کرایا اور دعوائے نبوت کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کو تیار کیا۔ یہ سب پروگرام انگریز نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تحریک کے گہرے مطالعہ سے ترتیب دیا تھا کیونکہ شیخ نجدی نے مدعیٔ نبوت ہونے کے سارے پروگرام تشکیل دے دیئے تھے۔ دبی زبان سے اس کا اظہار بھی کرنا شروع کر دیا تھا۔ مگر صراحۃً دعوائے کرنے پر قادر نہ ہوا۔ جس کا تذکرہ مفتی و امام حرم علامہ احمد بن زینی علیہ الرحمۃ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

## شیخ نجدی کا دعوائے نبوت کرنے کا پروگرام | مفتی حرم شریف علامہ احمد بن زینی

---

[1] اس موضوع پر فقیر کی کتاب "وہابیت اور مرزائیت" کا مطالعہ کریں۔ جس میں وہابیوں کی مستند کتب سے وہابیوں کا مرزائیوں سے گہرا تعلق ثابت کیا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری)

[2] تنظیم اہلحدیث لاہور صـ۱۰ ۲۲ مارچ ۱۹۷۴ء

دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب کا دعوے نبوت کرنے کا پروگرام بھی اس طرح درج کیا ہے۔

وَالظَّاهِرُ مِنْ حَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ اِنَّهٗ يَدَّعِيُ النُّبُوَّةَ اِلَّا اَنَّهٗ مَا قَدَرَ عَلٰى اِظْهَارِ التَّصْرِيْحِ بِذَالِكَ وَكَانَ فِيْ اَوَّلِ اَمْرِهٖ مُوْلِعًا بِمُطَالَعَةِ اَخْبَارِ مَنْ اِدَّعَى النُّبُوَّةَ كَاذِبًا كَمُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ وَسَجَاجِ وَالْاَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ وَطُلَيْحَةَ الْاَسَدِيِّ وَاَضْرَابِهِمْ فَكَاَنَّهٗ يُضْمِرُ فِيْ نَفْسِهٖ دَعْوَى النُّبُوَّةِ وَكَانَ يَقُوْلُ لِاَتْبَاعِهٖ اِنِّيْ اَتَيْتُكُمْ بِدِيْنٍ جَدِيْدٍ وَيُظْهِرُ ذَالِكَ مِنْ اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ وَلِهٰذَا كَانَ يَطْعَنُ فِيْ مَذَاهِبِ الْاَئِمَّةِ وَاَقْوَالِ الْعُلَمَاءِ وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْ دِيْنِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَيُؤَوِّلُهٗ عَلٰى حَسَبِ مُرَادِهٖ مَعَ اَنَّهٗ اِنَّمَا قَبِلَهٗ ظَاهِرًا فَقَطْ لِئَلَّا يَعْلَمَ النَّاسُ حَقِيْقَةَ اَمْرِهٖ فَيَنْكَشِفُ عَنْهُ

محمد بن عبدالوہاب کے حال سے ظاہر ہے کہ وہ نبوت کا دعوے کرتا مگر صراحۃً اس کے اظہار پر قادر نہ ہوا۔ ابتدا میں ان لوگوں کی خبریں دیکھنے کا بہت شوقین تھا جنہوں نے نبوت کا جھوٹا... دعوے کیا تھا مثلاً مسیلمہ کذاب سجاح۔ اسود عنسی اور طلیحہ اسدی وغیرہ اور اپنے دل میں دعوئ نبوت کو چھپاتا تھا اگر اظہار اس کے بس میں ہوتا تو ضرور ظاہر کرتا۔ دین جدید بتاتا ہوں اور یہی بات اس کے اقوال اور افعال سے ظاہر ہوتی ہے۔ اسی لیے مذاہب آئمہ اور اقوال علماء پر طعن کیا کرتا تھا۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں سے صرف قرآن کو ہی اس نے قبول کیا تھا اور اپنے ذہن اور خواہش کے مطابق اس کی تاویل کرتا تھا۔ اور یہ بھی ظاہری طور پر تھا تاکہ لوگ حقیقت حال نہ جان جائیں۔

(الدرر السنیہ ص۴۲)

## اعلیحضرت گولڑوی علیہ الرحمۃ کی تائید

عارف باللہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی علیہ الرحمۃ کی معرکۃ الآرا کتاب سیفِ چشتیائی میں چند احادیث شریفہ (جن میں ہمارے نبی غیب دان صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے آئندہ زمانہ میں آنے والے لوگوں کے نظریاتِ باطلہ کا ذکر فرمایا ہے) درج کر کے لکھا ہے کہ،

"پس اگر ان پیشین گوئیوں کو بھی خارج میں مطابق کر کے دیکھا جائے تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی اور حمدان بن قرمط اور محمد بن عبدالوہاب کے بعد یہی قادیانی صاحب ہیں۔ جنہوں نے اپنے کو نبی سمجھا۔"

(سیفِ چشتیائی ص۱۰۵)

سیفِ چشتیائی میں ہے کہ:

"مرزائے قادیانی کے سلسلہ ابحاث میں محمد بن عبدالوہاب اور اس کے ہم خیال مطلق العنان لامذہب افراد کا ذکر بھی ضروری تھا۔ کیونکہ یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں؛"

(سیفِ چشتیائی ص۱۰۳)

## نجدی کی بے دینی اور گمراہی کا اس کے اساتذہ اور باپ کو علم تھا

شیخ الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی اس گمراہی، بے دینی کا اس کے اساتذہ اور آباؤ اجداد کو فراستِ علمی سے اس کا علم تھا۔ جس کا تذکرہ شیخ الاسلام مفتی حرم شریف علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالہ "فتنۃ الوہابیہ" میں کیا ہے۔

لیکن عبدالوہاب نجدی کے والدِ ماجد[1] اس کے بھائی اور اس کے اساتذہ کا اس

---

[1] محمد بن عبدالوہاب کے والد اور بھائی کے متعلق وہابیوں کے مولوی شریف اشرف لائل پوری رقمطراز ہیں کہ آپ کے والد ماجد عبدالوہاب بن سلیمان عیینہ کے قاضی تھے (باقی اگلے صفحہ پر)

کی بے دینی، گمراہی اور کجروی کی مذمت اور عقائدِ باطلہ کی تردید کرنے اور اس کے متبعین کو جہالت کا مبتلا قرار دینے کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا ہے:

وَكَانَ اَبُوْهُ وَ اَخُوْهُ وَمَشَايِخُهٗ يَتَفَرَّسُوْنَ فِيْهِ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْهُ زَيْغٌ وَ ضَلَالٌ لِمَا يُشَاهِدُوْنَهٗ مِنْ اَقْوَالِهٖ وَ اَفْعَالِهٖ وَنَزَعَاتِهٖ فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْمَسَائِلِ وَ كَانُوْا يُوَبِّخُوْنَهٗ وَيُحَذِّرُوْنَ النَّاسَ مِنْهُ فَحَقَّقَ اللّٰهُ فِرَاسَتَهُمْ فِيْهِ لَمَّا ابْتَدَعَ مَا ابْتَدَعَهٗ مِنَ الزَّيْغِ وَالضَّلَالِ الَّذِيْ اَغْوٰى بِهِ الْجَاهِلِيْنَ وَخَالَفَ فِيْهِ اَئِمَّةَ الدِّيْنِ وَ تَوَصَّلَ بِذٰلِكَ۔

اس کے باپ، بھائی اور استاد اس میں فراست سے معلوم کرتے تھے کہ عنقریب اس سے گمراہی اور کجروی کا ظہور ہوگا۔ جو کہ انہوں نے اس کے اقوال افعال اور کثیر مسائل میں جھگڑا کرنے کی بنا پر مشاہدہ فرمایا تھا۔ وہ اس کو ڈانٹتے تھے۔ اور لوگوں کو اس کی گمراہی اور بے دینی سے ڈراتے تھے۔ انہوں نے اپنی فراست سے جو کچھ معلوم کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسی طرح ثابت کردیا۔ اس لیے اپنی گمراہی اور کجروی سے جاہلوں

---

(بقیہ صفحہ) اور بہت بڑے علماء میں شمار ہوتے تھے محمد بن عبدالوہاب کے بڑے بھائی سلیمان بن عبدالوہاب حریملا کے قاضی اور بہت بڑے عالم تھے۔ (مجموعۃ التوحید ص۵ از محمد شریف اشرف) اور ابا جیہ احمد عبدالغفور عطار اپنے فروع کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی کے والد کے متعلق لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالوہاب باوقار پُر رعب اور متواضع عالم تھے عقیدۃً سلفی اور مذہباً حنبلی تھے۔ فقہ وحدیث، تفسیر علوم قرآن اور علوم عربیہ میں ممتاز تھے۔ اور ان علوم میں طالب علموں کو اپنے مکان پر اور مسجد میں درس بھی دیا کرتے تھے۔ لوگ ان کے علم و خلق سے توشہ جمع کرنے کے لیے بہت بڑی تعداد میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ شیخ عبدالوہاب نے بھی فقہ وغیرہ میں چند رسائل تالیف کیے ہیں۔ اور فقہ حنبلی اور تفسیر میں چند کتابیں یادگار چھوڑی ہیں۔ (محمد بن عبدالوہاب ص۳۲)

إلى تكفير المؤمنين۔ کو گمراہ کیا۔ اس نے اس معاملہ میں آئمہ دین کی مخالفت کی اور مسلمانوں کی تکفیر کی۔ (فتنۃ الوہابیہ ص۶۶ مطبوعہ استنبول)

## ابن عبدالوہاب نجدی علیہ ما علیہ کے استاذ کی وصیت اور فتوے

علامہ احمد بن ذینی علیہ الرحمۃ نے محمد بن عبدالوہاب نجدی علیہ ما علیہ کے استاذ کی نصیحت اور ان کا فتویٰ ان الفاظ میں درج فرمایا ہے:

وَمِمَّنْ اَلَّفَ فِي الرَّدِّ عَلٰى ابْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَكْبَرَ مَشَائِخِهٖ وَهُوَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُرْدِيْ مُؤَلِّفُ حواشي شرح ابن حجر فَقَالَ مِنْ جُمْلَةِ كَلَامِهٖ يَا ابْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ اِنِّيْ اَنْصَحُكَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَنْ تَكُفَّ لِسَانَكَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ. (فتنۃ الوہابیہ ص۶۶)

ابنِ عبدالوہاب کے اساتذہ میں سے جنہوں نے اس کی تردید کی ہے۔ شیخ محمد سلیمان کردی جو کہ حواشی شرح ابنِ حجر کے مؤلف ہیں۔ ان کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے اے ابنِ عبدالوہاب میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے لیے تو اپنی زبان کو مسلمانوں کے متعلق (فتوے کفر لگانے سے) روک۔

بعد ازیں فرماتے ہیں:

"جو غیر اللہ کی تاثیر کا عقیدہ رکھے تو اس کے متعلق کفر کا عقیدہ رکھتا ہے اور غیر اللہ کی تاثیر کی ممانعت کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ غیر اللہ کی تاثیر کے عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہنے کی بجائے اس حقیقت کا جو انکار کرے وہی کافر ہوگا۔ نہ کہ سوادِ اعظم (اہلسنت وجماعت)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ۔ اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ه

کے کہ حق راستہ اُس پر کھل چکا۔ اور مسلمانوں کی راہ سے جُدا راہ چلے ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے۔ اور کیا ہی جگہ بُری پلٹنے کی۔ (پ ۵ ع ۱۴)

## شیخ الوہابیہ نجدی کے متعلق اُس کے بھائی شیخ سلیمان کا بیان

شیخ الاسلام والمسلمین علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق اس کے بڑے بھائی شیخ سلیمان کا بیان بھی درج کیا ہے۔ اُس کو پیش کرنا ناظرین کے لیے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ شیخ الوہابیہ سے اُس کے بڑے بھائی سلیمان نے بالمشافہ گفتگو کرتے ہوئے اُس سے پوچھا:

كَمْ اَرْكَانُ الْاِسْلَامِ فَقَالَ خَمْسَةٌ فَقَالَ اَنْتَ جَعَلْتَهَا سِتَّةً السَّادِسُ مَنْ لَمْ يَتَّبِعْكَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ هٰذَا عِنْدَكَ رُكْنٌ سَادِسٌ لِلْاِسْلَامِ۔

اسلام کے ارکان کتنے ہیں۔ تو اُس نے کہا پانچ۔ تو اُنہوں نے فرمایا تو نے چھ کر دیئے ہیں۔ جو شخص تیرا اتباع نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔ یہ تیرے نزدیک اسلام کا چھٹا رکن ہے۔

(الدرر السنیہ ص۳۹۔ رسالۃ السنیین فی الرد علی المبتدعین ص۸ مطبوعہ مصر۔ نور الیقین فی مبحث التلقین ص۸ مطبوعہ استنبول)

علماء ازہر میں سے ابن الحاج محمد عبدالرحمٰن شافعی علیہ الرحمۃ نے امام الوہابیہ ابن عبدالوہاب نجدی اور اُس کے متبعین کے عقائد اور نظریات کو سراپا گمراہی اور ضلالت قرار دیتے ہوئے جملہ مسلمانوں کو ان سے بچنے اور ان سے دُور رہنے کی نصیحت اس طرح فرماتی ہے۔

## وہابیوں کے عقائد سے بچنے کی نصیحت

قَدْ قَامَ الْوَهَّابِيُّوْنَ النَّجْدِيُّوْنَ وَاَشْيَاعُهُمُ الْجَاهِلُوْنَ فِيْ زَمَانِنَا هٰذَا بِنَشْرِ الْفِتْنَةِ فِيْ دِيْنِ الْاِسْلَامِ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَاِنْكَارِ مَا عَلَيْهِ عَمَلُ الْاَئِمَّةِ الْاَعْلَامِ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا بَيَانُ اَصْلِهِمْ وَالسَّبَبِ الدَّاعِيْ اِلٰى اِبْتِدَاعِهِمْ كَمَا شَرَعْنَا بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ فِيْ تَالِيْفِ كِتَابٍ لِلرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَتَزْيِيْفِ جَمِيْعِ مَبَادِئِهِمْ سَمَّيْنَاهُ بِضَلَالَاتِ الْوَهَّابِيِّيْنَ وَجَهَالَةِ الْمُتَوَهِّبِيْنَ۔

ہمارے اس زمانہ میں بیشک وہابی نجدی اور ان کے جاہل پیروکار دینِ اسلام میں ہر جگہ فتنوں کے پھیلانے کے لیے پیدا ہوئے ہیں نیز جلیل القدر آئمہ اعلام کا جن مسائل پر عمل تھا اُن مسائل کا انکار کرنے پر قائم ہیں۔ ان وہابیوں کی اصلیت کا بیان کرنا ہم پر واجب ہو چکا ہے نیز اس بدعت کی طرف ان کو رغبت دلانے والے حقائق کا بیان کرنا بھی ہم پر ضروری ہو گیا ہے جیسا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان کی تردید میں تالیف کردہ کتاب مسمی ضلالات الوہابیین وجہالۃ المتوہبین میں اس کی تشریح کی ہے۔ (رسالۃ السنیین ص۲ نور الیقین ص۳)

علامہ سید علوی بن احمد بن حسن بن القطب السید عبد الحداد علوی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب جلاء الظلام فی الرد علی النجدی الذی اضل العوام میں جو ابن عبد الوہاب کے رد میں ضخیم کتاب ہے۔ بہت سی احادیث بیان کی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ مغرور محمد بن عبد الوہاب قبیلہ تمیم سے ہے۔ تو احتمال ہے کہ وہ ذوی الخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہو جس کے متعلق بخاری میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کی نسل سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن پاک پڑھیں گے مگر وہ ان کے گلوں سے تجاوز نہ کرے گا۔ دین میں سے یوں نکل

جائیں گے۔ جیسے کمان سے تیر۔ اہلِ اسلام کو قتل کریں گے۔ اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں ان کو پاؤں تو قومِ عاد کی طرح قتل کر ڈالوں۔ چنانچہ یہ خارجی اہلِ اسلام کو قتل کرتا تھا اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیتا تھا۔

سید علوی الحداد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب میں خیرِ اُمت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی زیارت کے لیے طائف پہنچا تو علامہ طاہر سنبل حنفی بن علامہ شیخ محمد سنبل شافعی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس طائفہ کے رد میں ایک کتاب الانتصار الاولیاء الابرار تالیف کی ہے۔ اُمید ہے کہ جس شخص کے دِل میں بدعت نجدی داخل ہو چکی ہے اُس کی فلاح کی اُمید نہیں کیونکہ بخاری کی حدیث ہے کہ وہ دین سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ پھر رجوع نہ کریں گے۔ (الدرر السنیہ صہ)

## محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ردّ میں اسلاف کی کتب

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ردّ میں

سلف صالحین نے کئی کتب تحریر فرمائیں جیسا کہ شیخ الاسلام مفتی حرم علامہ احمد بن زینی دحلان مکی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ:

كثير من العلماء من اهل المذاهب الاربعة للرد عليه في كتب مبسوطة (الدرر السنیہ ۴۲ مطبوعہ ترکی)

مذاہب اربعہ کے بہت سے علماء نے کتب مبسوطہ میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کا رد لکھا۔

## نجدیوں کے باطل اور فاسد عقائد کا ردّ!

دیوبندیوں کے مولوی بہاؤالحق قاسمی نے بھی نجدیوں کے باطل اور فاسد عقائد کا بزرگانِ دین سے تردید کرنے کی تصدیق اِن الفاظ میں کی ہے کہ:

"نجدیوں کے باطل اور فاسد عقائد اس قدر واضح ہیں کہ بڑے بڑے

اکابر علماء و محدثین ان کی تردید میں کتابیں تحریر فرما چکے ہیں۔ خود شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب آنجہانی کے بھائی تحقیقی شیخ سلیمان بن عبد عبدالوہاب اپنے گمراہ بھائی کی تردید کرنے پر مجبور ہو گئے تھے[1] لیکن آج تک نجدیوں کے ہندوستان چیلے یہی کہتے رہے کہ جن عقائد کو نجدیوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ ان سے بری الذمہ ہیں مگر باطل پر کب تک پردہ رہ سکتا ہے۔ قدرت نے خود نجدیوں کے ہاتھوں اُس کو چاک کرایا۔

( آنکھ دیکھو اپنا سا مُنہ لے کے رہ گئے !
نجدی کو دل نہ دینے پر کتنا غرور تھا

(فتنۂ نجدیت کے ڈھول کا پول ص۱۲)

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے رد میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے چند کتابوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| (۱) سعادة الدارین فی الرد علی الفرقتین الوهابیة الظاهریه | از علامہ شیخ ابراہیم السمنودی المنصوری ۔ |
| (۲) البراهین الساطعة فی رد بعض البدع الشائعه | از علامہ شیخ سلامۃ العزامی |
| (۳) جلاء الظلام فی رد علی النجدی الذی اضل العوام | از علامہ سید علوی الحداد |
| (۴) اوراق البغدادیه فی الحوادث النجدیه | از علامہ سید ابراہیم الرادی الرفاعی |

---

[1] وہابیہ کے مولوی وحید الزمان نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ المہدی کے حاشیہ پر بھی سلیمان بن عبدالوہاب کا اس کا رد کرنے کا ذکر کیا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ القادری عفرلہٗ)

| | |
|---|---|
| (۵) سیف الابرار علی المسلول الفجار | از علامہ عبدالرحمن سلطی |
| (۶) الاصول الاربعہ فی تردید الوہابیہ | از حکیم الامت خواجہ محمد حسن جان نقشبندی |
| (۷) الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ | از علامہ احمد بن زینی دحلان مکی۔ |
| (۸) فتنۃ الوہابیہ | از علامہ احمد بن زینی دحلان مکی |
| (۹) رسالۃ السنین فی الرد علی المبتدعین | از علامہ شیخ مصطفیٰ اکریمی |
| (۱۰) الفجر الصادق فی الرد علی منکری التوسل والکرامات والخوارق | از علامہ جمیل افندی |
| (۱۱) التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وجھلۃ الوہابیین | از علامہ ابوحامد بن مرزوق |
| (۱۲) الصواعق الالہیۃ فی الرد علی الوہابیۃ | از علامہ شیخ سلیمان بن عبدالوہاب |
| (۱۳) النقول الشرعیۃ فی رد علی الوہابیۃ۔ | از علامہ شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی دمشقی |
| (۱۴) انتصار الاولیاء الابرار | از علامہ شیخ طاہر سنبلی حنفی |
| (۱۵) ضلالات الوہابیین وجہالۃ المتوہبین | از علامہ عید ابن الحاج |

پاک وہند میں حجۃ اللہ علی العالمین، وارث الانبیاء والمرسلین، امام المحققین، علامہ شاہ فضل حق خیرآبادی سیف اللہ المسلول، جامع معقول ومنقول، فخر العلماء علامہ شاہ فضل رسول بدایونی۔ اعلیٰحضرت، امام اہلسنت، مجدد

دین وملت، علامہ شاہ احمد رضا خاں بریلوی، تاجدارِ اہلسنت، محدثِ زماں علامہ قطب الدین دہلوی مصنف مظاہرِ حق دہلوی۔ سند المفسرین، عمدۃ المحققین، صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی۔ شیخ الاسلام والمسلمین، اعلیٰحضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی۔ امیرِ ملت، سرمایۂ اہلسنت، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری۔ شیر بیشۂ اہلسنت، مجاہدِ اسلام حضرت علامہ حشمت علی لکھنوی۔ پاسبانِ اہلسنت، ضیغم اسلام علامہ وصی احمد محدث سورتی۔ فقیہ اعظم، امام العلماء علامہ امجد علی قادری رضوی صاحب بہارِ شریعت۔ امامِ اہلسنت شیخ طریقت علامہ غلام دستگیر قصوری، اجمل العلماء، بدر الفضلاء علامہ حکیم محمد اجمل خاں سنبھلی۔ زبدۃ المحدثین، استاذ الاساتذہ علامہ سید دیدار علی شاہ الوری ثم لاہوری۔ فقیہ الاعظم، سراجِ اہلسنت علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی۔ قاطعِ نجدیت، فخرِ اہلسنت، علامہ حافظ محمد امام الدین قادری کوٹلوی۔ فقیہ دوراں، شیخ العلماء حضرت علامہ نبی بخش صاحب حلوائی لاہوری۔ امام المناظرین، شیرِ اہلسنت علامہ محمد نظام الدین قادری سروری ملتانی ثم وزیر آبادی۔ محدث اعظم پاکستان، نائبِ اعلیٰحضرت علامہ محمد سردار احمد قادری رضوی لائل پوری رئیس المناظرین، ترجمانِ اہلسنت علامہ محمد عمر اچھروی۔ مفسرِ قرآن، حکیم الامت علامہ مفتی احمد یار خاں بدایونی گجراتی علیہم الرحمہ وغیرہم علمائے حقہ نے وہابیہ نجدیہ کے عقائدِ باطلہ اور نظریاتِ فاسدہ کی تردید میں مدلل بہت سی کتابیں تصنیف فرما کر عرب و عجم کے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی۔

اسی وجہ سے ایک دور میں مکہ مکرمہ کی حکومت وہابیہ فرقہ کے سخت مخالف تھی۔ جس کا تذکرہ ممدوح الوہابیہ والدیابنہ ابوالکلام آزاد اس طرح کرتے ہیں۔

# مکہ میں علماءِ وہابیہ نجدیہ پر قیامت

ابوالکلام آزاد اپنی کتاب "آزاد کی کہانی اس کی اپنی زبانی" میں رقمطراز ہیں کہ:

"اس زمانے میں گورنمنٹ کو جس کسی پر وہابی ہونے کا شبہ ہوجاتا فوراً گرفتار کرتی۔ مقدمہ چلاتی۔ پھانسی ورنہ کم از کم کالے پانی یا حبسِ دوام کی سزا دیتی۔ چنانچہ اس جماعت کے سینکڑوں علماء تاجر کالے پانی بھیجے جاتے تھے۔ ان کے تمام اہل وعیال بھی تباہ ہوجاتے تھے کیونکہ یا تو وہ بھی گرفتار ہوتے تھے۔ ورنہ جائیداد کی ضبطی کی وجہ سے خود بخود تباہ ہوجاتے۔ چنانچہ مشہور مقدمہ وہابیانِ بنگالہ اور خاندانِ صادق پور کے نتائج یہی ہوتے جو بہت متمول تھا۔"

(آزاد کی کہانی صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴)

## مکہ میں وہابی مولویوں کو سزا

بدعقیدگی کی بنا پر مکہ مکرمہ میں وہابی مولویوں کو سزائیں بھی ہوئیں ان کا تذکرہ بھی مولوی ابوالکلام آزاد نے ان الفاظ میں کیا ہے:

"وہابی مولوی محمد انصاری، محمد لطیف اور قاضی مراد کا وجوب تقلید شخصی قیام و زیارت قبور کے لیے سفر اور استمداد و توسل بالصالحین کو بدعت اور حرام کہنے پر شریفِ مکہ کا ان کو انتالیس کوڑے لگانے کا حکم دیا"

(آزاد کی کہانی صفحہ ۱۰۶)

## مولوی نذیر حسین دہلوی

وہابیوں کے محدث اور استاد میاں نذیر حسین دہلوی کے متعلق بھی آزاد نے لکھا ہے کہ:

"مولوی نذیر حسین دہلوی نے جب سفرِ حج کا ارادہ کیا تو ان کو

خیال پیدا ہوا کہ مخالفینِ مکہ میں ایذا رسانی کی کوشش کریں گے۔ اس لیے علماءِ وہابیہ کے ساتھ وہابی پہلے جو سلوک ہو چکا تھا۔ اس سے باخبر تھے۔ اور اب حجاز کی یہ حالت ہو رہی تھی۔ کہ بلا تقیہ کوئی وہابی محفوظ طور پر نہ رہ سکتا تھا۔" (آزاد کی کہانی ص ۱۱۹)

مولانا نذیر حسین اور مولانا تلطف حسین عظیم آبادی مع ایک اور رفیق کے گرفتار کر لیے گئے اور ایک نہایت ہی تنگ و تاریک مجلس میں قید کر دیئے گئے۔ چند دن بعد ان کو شریف نے بلایا۔ اور جب انہوں نے اپنی گرفتاری کی وجہ پوچھی تو کہا تمہیں وہابی عقائد رکھنے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ مکہ معظمہ اسلام کا اصلی مرکز ہے اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ فاسد عقائد رکھنے والوں کا احتساب کریں۔ تاکہ وہ مسلمانوں کو گمراہ نہ کر سکیں۔ (آزاد کی کہانی ص ۱۲۱)

**توبہ نامہ** وہابیوں کے اُستاد میاں نذیر حسین دہلوی نے مکہ مکرمہ میں اپنے عقائد سے توبہ کی۔ وہ توبہ نامہ دیوبندیوں کے قاری خلیل احمد نے اپنی کتاب صاعقۃ التقلید علی الغوی العنید کے ص۲۱ پر "نقل اشتہار مکہ معظمہ" کی سُرخی سے شائع کیا ہے۔ جو کہ درج کیا جاتا ہے۔

"اما بعد عاجز سید محمد نذیر حسین متبع سنت والجماعت عقیدۃً و فعلاً اور اس کے خلاف جتنے مذاہب ہیں خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سب کو بُرا سمجھتا ہوں۔ اور موافق مذہب حنفی کے فتوے دیتا ہوں۔ اور حنفی المذہب ہوں۔ وتبت مما اخطارت وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

---

ف میاں نذیر حسین دہلوی کے اکثر وہابی اکابر مثلاً حافظ عبدالمنان وزیر آبادی، ثناء اللہ امرتسری، عبدالعزیز رحیم آبادی، عبداللہ غازی پوری، عبداللہ غزنوی، عبداللہ روپڑی، ابراہیم میر سیالکوٹی، محمد لکھوی وغیرہم کے استاد تھے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہٗ)

حاجی سلیمان ولد حاجی اسحاق ساکن جوناگڈھ حنفی المذہب آنچہ خطا نمودم از و توبہ است مذہب وہابی باطل است الف مرۃ مذہب حنفی امام اعظم دارم۔

جب یہ اشتہار مکہ کا ہندوستان میں آیا۔ تو ان لوگوں نے توبہ سے انکار کیا۔ کہ اس اشتہار کا کیا اعتبار ہے۔ اس پر عائد کے دستخط نہ علماء کی مہریں۔ اگر سند بمواہیر علماء کے مزین ہوں تو ہم بھی پچاس روپے خرچ راہ دیں۔ اب طالبانِ حق کے لیے حاجی مولوی عبدالرحمٰن صاحب دہلوی مکہ مشرفہ سے توبہ نامہ کو تصدیق کرا کر علمائے مکہ سے لائے معہ مواہیر و دستخط کے تا کہ حق اور باطل معلوم ہو جائے اور شہر بمبئی میں اشتہار طبع ہو کر مشتہر ہوا۔

انتخاب اشتہار نقل کرتا ہوں۔ فی الحقیقت مولوی نذیر حسین و مولوی سلیمان کی ذلت بہت ہوئی۔ اور توبہ کی مذہب وہابیت سے مورخہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ فقط۔

محمد عبداللہ۔ محمد رحمت اللہ المدرس فی المدارس الہندیہ

جناب شیخ محمد حسین صاحب مشائخ السندھ کے پاس نوشتہ دست خاص مولوی نذیر حسین صاحب اور ان کے رفیقوں کا بچشم خود دیکھا۔ کتبہ فقیر لاشی ابوالقاسم محمد عبدالغنی نقشبند بہاری فقط عبدالحمید من مدرس المسجد الحرام فقط قد صار کل ما ذکر کما ہو اشروح املاہ فی السادس والعشرین من ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ کتبہ المرتجی من ربہ الغفران احمد بن زینی دحلان رئیس المدرسین و مفتی الشافعیۃ بمکۃ المحمیہ کان اللہ لہ۔ احمد دحلان فقط شیخ المشائخ طائفہ اہل السند و الہند بمکۃ۔ محمد حسین۔ میرداد عبداللہ۔ مہر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب۔ شیخ محمد ابوسعید ابسیل المدرس فی المسجد الحرام۔ محمد بوسعید ابسیل۔

# وہابیوں کے ظلم وستم کی کہانی
# اور شقاوتِ قلبی کی نشانی

مذہب نامہذب وہابیت کے بانی اور نام نہاد موحد اور تحریکِ جہاد کے علمبردار محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اُس کے متبعین نے نہ کبھی کفار اور مشرکین سے جہاد کیا۔ نہ ہی کسی بُت خانہ کو پاش پاش کیا بلکہ ان کے مذہب میں جہاد صرف اور صرف مرسلین، انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کے متعلق نہایت نازیبا حملے کرنا اور مزاراتِ مقدسہ اور مشاہد مبارکہ کو شہید اور مسمار کرنا ہے نیز عشاقِ رسول، معتقدینِ اولیاء کاملین پر ظلم و ستم بلکہ ان سے قتل وجدال رکھنا ہے۔ اور اسی طریق کار سے ان کی شقاوتِ قلبی عیاں ہوتی ہے۔ ان کی شقاوتِ قلبی اتنی حد تک پہنچ چکی ہے کہ حرمین شریفین پر بھی حملہ کرنے سے باز نہ آتے۔

ان کے ظلم و ستم کی انتہا کا یہ حال ہے کہ انہوں نے شیر خوار بچوں کو ان کی ماؤں کے سینوں پر ہی ذبح کر دیا۔ شعائر اللہ کی عظمت ان کے دِل سے اس حد تک ختم ہو چکی تھی کہ قرآنِ کریم اور کتبِ احادیثِ نبوی کو انہوں نے نالیوں، روڑی اور کوڑے کرکٹ میں پھینک دیا۔

یہ ساری کہانی اور روئیداد سب سے پہلے شیخ الاسلام مفتی حرم شریف علامہ احمد بن زینی دحلان مکی اور علامہ جمیل آفندی علیہما الرحمۃ کی تحریروں سے پیش کی جاتی ہے۔

شیر خوار بچوں کو ماؤں کے سینوں پر ذبح کر دینا، علامہ احمد بن زینی اور

علامہ جمیل آفندی علیہا الرحمۃ نجدیوں کے ظلم و ستم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:
ذیقعد ۱۲۱۷ھ میں نجدیوں نے طائف شریف پر قبضہ کرلیا۔

وَقَتَلُوا الْكَبِيْرَ وَالصَّغِيْرَ وَ الْمَأْمُوْرَ وَالْاٰمِرَ لَمْ يَنْجُ اِلَّا مَنْ طَالَ عُمْرُهٗ ؛ وَكَانُوْا يَذْبَحُوْنَ الصَّغِيْرَ عَلٰى صَدْرِ اُمِّهٖ وَغَصَبُوا الْاَمْوَالَ وَ سَبُوا النِّسَاءَ وَفَعَلُوْا اَشْيَاءَ يَطُوْلُ الْكَلَامُ بِذِكْرِهَا ۔

اور بڑے چھوٹے۔ محکوم اور حاکم سب کو قتل کر ڈالا صرف وہی بچا جس کی عمر طویل تھی۔ شیر خوار بچے کو ماں کے سینے پر ہی ذبح کر دیتے تھے۔ مال لوٹ لیے۔ عورتوں کو قید کر لیا۔ بہت سی ایسی حرکات کیں جن سے بہت طول ہوتا ہے۔

(الدرر السنیہ صفحہ ۴۶، الفجر الصادق صفحہ ۲۲ مطبوعہ استنبول)

## قرآنِ پاک اور کتبِ احادیث کو نالیوں اور گلیوں میں پھینکنا اور عورتوں کو ننگے جسم برف میں چھوڑنا

علامہ جمیل آفندی علیہ الرحمۃ نے نجدیوں کا قرآنِ پاک اور کتبِ احادیث کو نالیوں میں پھینکنے۔ عورتوں اور مردوں کو قتل کرنا اور مال لوٹ لینے کا تذکرہ اس طرح کیا ہے:

وَجَدُوْا جَمَاعَةً يَتَدَارَسُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَقَتَلُوْهُمْ عَنْ اٰخِرِهِمْ وَلَمَّا اَبَادُوْا مَنْ فِي الْبُيُوْتِ جَمِيْعًا خَرَجُوْا اِلَى الْحَوَانِيْتِ وَالْمَسَاجِدِ وَقَتَلُوْا مَنْ فِيْهَا وَقَتَلُوا الرَّجُلَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ حَتّٰى اَفْنَوُا الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ

اور ایک جماعت کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے پایا۔ تو انہوں نے ان سب کو قتل کر دیا۔ جو لوگ گھروں میں تھے ان سب کو قتل کر دیا۔ دکانوں اور مسجدوں کی طرف نکلے اور جو ان میں تھے۔ ان کو بھی قتل کر دیا۔ انہوں نے مسجد میں ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ صرف بائیس ۲۲ تیس ۳۳ آدمی رہ گئے۔ انہوں نے

البلد ولم يبق فيه الا قدر
نيف وعشرين رجلا تمنعوا
في بيت الفتني بالرصاص ان
يصلوهم وجماعة في بيت
الفعر قدر المأتين و
وسبعين قاتلوهم يومهم
ثم قاتلوهم في اليوم الثاني
والثالث حتى اسلوهم با
لامان مكرا وخديعة فلما
دخلوا عليهم واخذوا منهم
السلاح قتلوهم جميعا واخرجوا
غيرهم ايضا بالامان والعهود
الى وادي وج وتركوا هنالك
في البرد والثلج حفاة عراة مكشو
في السوآت هم ونساءهم من
مخدرات المسلمين ونهبوا الاموال
والنقود والاثاث وطرحوا الكتب
على البطاح وفي الازقة والاسواق
تعصف بها الرياح وكان فيها
كثير من المصاحف ومن
نسخ البخاري ومسلم وبقية كتب
الحديث والفقه وغير ذالك
تبلغ الوفا ثم اخرجوا البيوت

مضبوط قلعہ میں پناہ لی۔ ایک جماعت نے جو کہ دوسو ستر افراد پر مشتمل تھی نے بھی ایک گھر میں پناہ لی تھی۔ انہوں نے ان کے ساتھ لڑائی کی۔ پھر ان سے دوسرے اور تیسرے دن بھی لڑے حتیٰ کہ انہوں نے مکرو فریب سے پناہ دے دی۔ پھر اُن کے پاس آئے تو ان سے ہتھیار لے کر اُن سب کو قتل کر دیا۔ اور ان کے علاوہ جو تھے ان کو وادی وج کی طرف نکال دیا۔ ان کو اور ان پردہ نشین عورتوں کو وہاں برف اور سردی میں ننگے جسم چھوڑ دیا۔ ان کے مال۔ نقدی اور دیگر اثاثے لوٹ لیے۔ اور انہوں نے کتابوں کو نالیوں۔ گلیوں اور بازاروں میں پھینک دیا۔ ان کتابوں میں بہت سے قرآنِ پاک کے نسخے تھے۔ اور بخاری شریف و مسلم شریف کے نسخے تھے۔ احادیث اور فقہ کی باقی اور کتابیں بھی تھیں۔ جن کی تعداد ہزاروں تک تھی۔ پھر انہوں نے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا۔

(الفجر الصادق ص۲۲ مطبوعہ استنبول)

وَجَعَلُوْهَا قَاعًا صَفْصَفًا وَّكَانَ
ذَالِكَ سِنَة ۱۲۱۷

طائف میں نجدیوں نے جو انسانیت سوز اور وحشیانہ طریق اختیار کیا تھا اُس کی مکہ مکرمہ سے ہندوستان میں سنٹرل خلافت کمیٹی کو جو رپورٹ آئی وہ بھی قابلِ مطالعہ ہے۔

# نجدیوں کے وحشیانہ سلوک سے متعلق مکہ مکرمہ سے ٹیلیگرام آنا

## سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے مزار مبارک کو پھونک دینا

سنٹرل خلافت کمیٹی کو مکہ مکرمہ سے وہابیوں کا شہر طائف کے مسلمانوں پر انسانیت سوز وحشیانہ سلوک سے متعلق جو ٹیلیگرام آیا۔ اُس کو سنٹرل خلافت کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں درج کیا ہے۔ وہ تار درج ذیل ہے۔

مکہ۔ ۱۱ستمبر۔ باشندگانِ مکہ معظمہ آج کعبۃ اللہ کے سامنے جمع ہوئے۔ جس میں تقریباً ۲۰ ہزار مسلمان باشندگان جاوا۔ ہندوستان سوڈان۔ ایران۔ الجیریا۔ روس شامل تھے۔ اور اُنہوں نے متفقہ طور پر مہذب دُنیا کو یہ بتایا کہ وہابیوں نے شہرِ طائف پر حملہ کیا۔ اور فوجِ ہاشمی نے بڑی بے جگری سے ان کا مقابلہ کیا۔ باشندگانِ مکہ اور حکومتِ ہاشمی نے جس کی حمایت عام طور پر کی جاری ہے ہر ممکن کوشش اس امر کی ہے کہ بیگناہ باشندگان اور غیر ملکیوں کو بچایا جائے۔ لیکن وہابیوں نے بجائے اس کے کہ وہ باقاعدہ طریقہ پر قبضہ کرتے نہایت وحشیانہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ اور وہاں کے باشندوں اور غیر ملکی رعایا پر جو وہاں مقیم تھے۔ انتہائی

ظلم کیا ہے اور جیسا کہ خود ان غیر ملکیوں سے دوستی رکھنے والی سلطنتوں کو ان تمام حادثات کی خبر دی ہے۔ (یہ واقعہ ہے) کہ وہابیوں نے حضرت ابن عباس کے مزار کو پھونک دینے کے بعد ساری آبادی کو تہ تیغ کیا ہے۔ جس میں بچے عورتیں اور بوڑھے سب شامل تھے۔ یعنی مختصر الفاظ میں ساری رعایا اور کل غیر ملکی باشندے مارے گئے۔ اس لیے انسانیت۔ تہذیب۔ انصاف کے نام پر جس کی لیگ اقوام علمبردار ہے۔ ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان مظالم کا خاتمہ کیا جائے۔ اور ان وحشیانہ حرکات کو جس سے تہذیب اور انسانیت عقراتی ہے۔ جلد سے جلد سخت ترین کارروائی کر کے ختم کیا جائے۔ (۱۰ ستمبر ۱۹۲۴ء)

عبدالغفار المدنی، عبدالسغانی (؟) ابن قاری عبداللہ مرج سوڈانی، موتادی بدرالدین، ہدایت اللہ آذربائیجانی، مولانا غفار بن قرلی، مولانا محمد داؤدی الداغستانی احمد بن محمد انادالی ابوالجوالات محمد عبداللہ بن زیدان الشنکیتی، محمد حبیب اللہ شوکت عمر تونسی المراکشی، محمد مختار بن عاطنت ناظم الدولہ ایرانی محمد بن عبدالکریم، محمد مطار بن سلطان، محمد بن اسماعیل خلفلانی، عبداللہ بن یعقوب ابن صبح سماری، ایک بخاری عبدالغنی، بدرالدین، محمد عارف، محمد مظہر ابوطالب

(نوٹ، تار فرانسیسی زبان میں تھا اس لیے بہت سے نام صاف پڑھے نہیں گئے۔ (مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء ص ۸۵)

## مکہ مکرمہ اور طائف پر حملہ تباہی کے اقدام اور دعوتِ وہابیت قبول نہ کرنے پر جبر کرنا

وہابیوں کے سردار نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں کہ: عبدالعزیز نے دوسرے

سال ایک لشکر طیار کر کے طائف کو بھیجا اور انہوں نے وہاں قتل و قمع کے بعد فتح پائی اور کربلا کی طرح وہاں بھی قتل عام کیا۔ اور اموال ان کے لوٹ لیے اور اسی سال میں قنفذہ کو جو سات دن کی راہ پر جدہ سے جنوب کی جانب واقع ہے۔ فتح کیا اور ۱۸۰۳ء میں عبدالعزیز نے ایک لشکر وہابیوں کا طیار کر کے اپنے بیٹے سعود کو اس کا مقدمۃ الجیش بنایا۔ اور مکہ معظمہ کو روانہ کیا۔ لشکر مکہ میں پہنچا۔ اس نے اہل مکہ کو زیر و زبر کر کے تین مہینے تک اس کے حصار کا محاصرہ کیا۔ اہل مکہ کا توشہ تمام ہوا۔ ناچار انہوں نے اس کی اطاعت قبول کی۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ وہاں کے سرداروں اور شریفوں کو قتل کیا اور کعبہ کو برہنہ کر دیا۔ اور دعوتِ وہابیت قبول کرنے کو لوگوں پر جبر کیا۔ (ترجمانِ وہابیہ ص۳۴-۳۵)

## جاہل اور اکھڑ وہابی

سردار محمد حسن بی اے لکھتے ہیں کہ "وہابی کیونکہ اکھڑ بدو اور جاہل عرب تھے۔ اس لیے رفتہ رفتہ اس قدر متعصب ہو گئے کہ ترکِ مسلمان کی جان لینے کو عینِ ثواب اور خدمتِ دین جانتے تھے۔ عام مسلمانوں کو مشرک سمجھتے تھے۔ اور اُن کے خلاف جنگ و پیکار کو جہاد کہتے تھے۔ (سوانح حیات سلطان ابنِ سعود ص۴۶)

## وہابیوں نے کفار کی خونریزی نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہی قتل و غارت کیا ہے

اس حقیقت کا اعتراف ہندوستان کی مرکزی وفدِ خلافت ۱۹۲۶ء کی رپورٹ میں درج ہے کہ:

"قوم نجد کو ایک صدی سے زیادہ یہی سکھایا گیا ہے کہ اس کے علاوہ سب مسلمان مشرک ہیں۔ اور نجدیوں کی گذشتہ صدی کی تاریخ بھی یہی بتاتی ہے کہ ان کے ہاتھ کفار کے خون سے کبھی نہیں رنگے گئے۔ جس قدر خونریزی انہوں نے کی ہے۔ وہ صرف مسلمانوں کی ہے۔ وہ ذرا ذرا سی بات پر حجاج کو مشرک کہہ دیتے تھے۔ سلطان عبدالعزیز کی تمام تر قوت یہی (نجدی) لوگ ہیں۔ اور ان کو لڑائی پر اسی طرح آمادہ کیا جا سکتا ہے کہ اس

ملک گیری کی جنگ کا نام جہاد رکھا جائے۔ اور جس ملک کو چھینا ہو اُس کے لوگوں کو مشرک کہا جائے۔ ہم نے بارہا دیکھا کہ جو حجاج مقامِ ابراہیم کی جالی کو یا اس کے قفل یا کنڈوں کو چھوتے تھے۔ ان کو بید سے مارا جاتا تھا۔ اور اَنْتَ مُشْرِكٌ کہا جاتا تھا۔ جو حجاج جنت المعلیٰ میں زیارتِ قبور کو جاتے تھے۔ ان میں اکثر پِٹ کر آتے تھے۔

رپورٹ میں وفد نے مذہبی تعصب کا ذکر کرتے ہوئے اس کا بھی اظہار کیا ہے کہ تمام اسلامی دُنیا نجدیوں کی ہم عقیدہ نہیں ہے۔

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفدِ خلافت ۱۹۲۶ء ص۱۰۰)

**مکہ مکرمہ پر حملہ** سردار محمد حسن بی اے مؤرخ لکھتے ہیں کہ: سعود جو اس وقت رسوائے عالم ہو چکا تھا۔ حجاز کی طرف بڑھا اور لگے ہاتھوں طائف پر قابض ہو گیا۔ اور وہاں سے گرد و نواح میں افواج بھیجنے لگا شریف کے پاس کوئی قابلِ ذکر فوج نہ تھی۔ مقابلہ کی تاب نہ لا کر جدہ چلا گیا۔ اپریل ۱۸۰۳ء میں سعود بلا مزاحمت مکہ مکرمہ میں داخل ہو گیا۔ وہابی مدت سے اُدھار کھائے بیٹھے تھے کہ اصل اصلاح مکہ سے کی جائے گی۔ اور ہر وہ چیز جس میں کفر و شرک کا شائبہ پایا جاتا ہو فنا کر دی جائے گی۔ چنانچہ اب مقدس مزارات توڑ پھوڑ دیئے گئے۔ زیارت گاہوں کی بے حرمتی کی گئی۔ حرمِ کعبہ کے غلاف پھاڑ دیئے گئے۔ وہابیوں کے معتقدات کے مطابق جس قدر شعائر یا رسومات قرآن و سنت کے خلاف تھیں یکلخت ممنوع قرار دی گئیں۔ (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص۴۸)

**حرم شریف کے مقدس مقامات کو تباہ و برباد کرنا** سردار محمد حسن بی اے ہی مزید وہابی بادشاہوں کا مکہ مکرمہ میں ظلم و تشدد کے کارناموں کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں کہ:

"یہ واقعہ ہے کہ سلطان ابن سعود کے احکام اس وقت اہالیانِ مکہ کے کام آئے شہر میں قتل و غارت نہ ہوا۔ طائف

کے کشت و خون کے متعلق انگریزوں[1] نے زبردست احتجاج کیا تھا
اور سلطان ابن سعود نے ارادہ کرلیا تھا کہ حجاز کے متعلق بقیہ کارروائی
اس کی ذاتی نگرانی کے ماتحت ہوں۔ چنانچہ شہر میں امن وامان کا اعلان
کر دیا گیا۔ اور سلطان ابن سجاد و شیخ عنظ عنظ نے عارضی طور پر شہری
نظم ونسق سنبھال لیا۔ لیکن امن وامان قائم ہو جانے کے باوجود خواص
بپھرے ہوئے تھے۔ انہیں اصرار تھا کہ مکہ کے مشرکین[2] کی جانیں
بچ جائیں تو بچ جائیں لیکن مقابر و مزارات ضرور منہدم کر دیئے
جائیں گے اور مساجد کی آرائشیں ضائع کر دی جائیں گی کیونکہ ان کے
اعتقاد کے مطابق ان چیزوں کے وجود میں شرک کا شائبہ پایا جاتا ہے
چنانچہ حرم کے تمام مقدس مزارات جو صدیوں سے زائرین کے مرجع
رہے تھے۔ آن کی آن میں تباہ و برباد کر دیئے گئے۔ اس کارروائی
کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام عالم اسلام میں غصہ و اضطراب کی لہر اٹھی۔"
(سوانح حیات سلطان ابن سعود ص۱۵۱)
۱۸۰۳ء کو سعود[3] بن عبدالعزیز ایک فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ

---

۱؎ انگریز عیسائیوں نے احتجاج کیا مگر وہابیوں کو کوئی شرم و غیرت نہ آئی حالانکہ وہ صرف اپنے آپ کو ہی مسلمان سمجھتے ہیں۔

۲؎ مشرکین وہابیوں کے نزدیک یارسول اللہ کہنے والے۔ باذنِ الٰہی انبیاء۔ اولیاء کو مددگار سمجھنے والے اہلِ سنت وجماعت حضرات ہیں۔

۳؎ علامہ محمد عبدالرحمن صاحب سلہٹی علیہ الرحمۃ نے سعود بن عبدالعزیز کے متعلق لکھا ہے کہ، کَانَ اِبْنُ السَّعُوْدِ کَبِیْرُ الْوَهَّابِیَّةِ مُلْحِدًا قَدْ سَوَّلَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ وَکَانَ یَغْلِقُ الْحُجَّاجَ وَیُزْعِجُ الْعِبَادَ وَیَقْطَعُ الطُّرُقَ۔ ابن سعود وہابیوں کا سردار ملحد تھا۔ بے شک نفسِ امارہ اس پر غالب آچکا تھا۔ حاجیوں کو روکتا تھا۔ لوگوں کو ڈراتا تھا۔ راستوں پر ڈاکے مارتا تھا۔ (سیف الابرار علی سیف المسلول النجدی ص[illegible])

میں داخل ہوا۔ تاآنکہ مکہ کے تمام مشاہد اور قبے زمین کے برابر کر دیے گئے کعبہ کے جواہر اور قیمتی ذخیرے فاتحین میں تقسیم کر دیئے گئے اور مجاور قتل بھی کیے گئے اور حرم کے غلاف پھاڑ دیئے۔

(سوانح سلطان ابن سعود صفحہ ۱۲ محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۳)

غیر مقلدین کے قاضی شوکانی کے شاگرد محمد بن ناصر حازمی سے لکھتے ہیں کہ:

"محمد بن عبدالوہاب نجدی کے لڑکے عبداللہ کے عہد میں محرم کی آٹھویں تاریخ ۱۲۱۸ھ میں ہفتہ کے روز صبح کے وقت حرم شریف پر انہوں نے حملہ کیا تھا۔"

(ابجد العلوم صفحہ ۸۷ بحوالہ شاہ ولی اللہ اور انکی سیاسی تحریک صفحہ ۲۲)

## مکہ مکرمہ میں قتال قیامت تک حرام ہے

سرورِ کائنات فخرِ موجودات باعثِ تخلیق کائنات منبع کمالات خلاصہ موجودات مختارِ شش جہات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

انہٗ لم یحل القتال فیہ لاحد قَبْلِیْ وَلَمْ یحلّ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِنْ نَھَارٍ فَھُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰہِ اِلیٰ یَوْمِ القیامَۃِ۔

مجھ سے پہلے حرم مکہ میں کسی کے لیے قتال نہ ہوا۔ اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے سوا حلال نہ ہوا پس اللہ تعالےٰ کے حرام کرانے سے حرم مکہ میں قیامت تک قتال حرام ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۳۷، ۲۳۸)

## مکہ مکرمہ میں ہتھیار اُٹھانا منع ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ لِاَحَدِکُمْ

میں نے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ انہوں نے فرمایا تم میں سے

اَنْ یَحْمِلَ بِمَکَّۃَ السِّلَاحَ۔ کسی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھالے۔
(مشکوٰۃ شریف ص۲۳۸ صحیح مسلم شریف)

قارئینِ کرام! اللہ تعالےٰ اور اس کے پیارے رسولِ مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیامت تک حرم شریف میں قتل وقتال کو حرام قرار دیا۔ مگر وہابیوں نے اللہ تعالےٰ اور رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کی صریح مخالفت کرتے ہوئے حرم شریف میں قتل وقتال کیا۔

اب خود اندازہ لگالیجیے کہ یہ وہابی مذہب کہاں تک اللہ تعالےٰ اور رسولِ پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمودات پر عمل پیرا ہے۔ اور ان کے ارشادات کی تبلیغ کرتا ہے۔

مکہ مکرمہ کے علاوہ وہابیوں نے مدینہ منورہ پر بھی حملہ کیا۔ اور مقاماتِ مقدسہ اور مزارات کو منہدم کر دیا۔ روضۂ نبوی کی زیارت کرنے والوں پر تشدد کیا۔ یہاں تک کہ گنبدِ خضرا کو منہدم کرنے کا بھی ارادہ کرلیا۔ ان سب کا ثبوت وہابیہ کی ہی مستند کتب کے حوالہ جات سے پیش کیا جاتا ہے۔

## مدینہ منورہ پر حملہ

وہابیہ نجدیہ کے مؤرخ مرزا حیرت دہلوی اپنی کتاب حیاتِ طیبہ میں لکھتا ہے کہ:

"سعد بن عبد العزیز نجدی ۱۸۰۳ء کے آخر میں مدینہ منورہ پر قابض ہوا۔ تو اس نے مدینہ منورہ کے اور مقبروں سے گزر کر خود نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کو بھی سلامت نہ چھوڑا۔ آپ کے مزار کی جواہر نگار چھت کو برباد کر دیا۔ اور اس چادر کو اٹھا دیا جو آپ کی قبرِ مقدس پر پڑی رہتی تھی۔"

(حیاتِ طیبہ ص۲۸۵ سطر ۱۲ تا ۱۵ مطبوعہ لاہور)

## وہابیوں کی گنبدِ خضریٰ پر گولہ باری

سردار محمد حسن مؤرخ لکھتے ہیں کہ اگست میں نجدی افواج مدینہ کی

طرف بڑھیں۔ اسی مہینے کی پچیس تاریخ کو امیر علی کے حکام نے اقصائے عالم میں یہ خبر مشہور کر دی کہ نعوذ باللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس مرقد پر نجدی گولہ باری کر رہے ہیں۔ نجدیوں کی طرف سے تردید تو شائع ہوئی لیکن بعد از وقت پہنچی۔ مسلمانوں میں پھر غیظ و غضب برپا ہوا۔ مسلمان حکومتوں کی طرف سے احتجاج شائع ہوتے۔ فرداً فرداً مسلمان بھی روضۂ مسلم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تحفظ کے لیے کوشش کرتے رہے۔ ایرانی حکومت نے ایک وفد تحقیق حالات کی غرض سے بھیجا ۱۹۲۵ء کے آواخر میں اس وفد نے بیان شائع کیا کہ واقعی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضے کی گنبد میں پانچ گولیاں لگی ہیں۔" (سوانح حیات سلطان ابن سعود ص۱۵۱)

## مجتہد الوہابیہ نواب صدیق حسن کی گواہی

غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ کے مجتہد نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی لکھتے ہیں کہ:

"سعود نے مزارِ مقدسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو برہنہ کر دیا۔ اور اس کے خزائن اور دفائن سے سب لوٹ کر درعیہ کو لے گیا۔ بعضوں نے کہا کہ ساٹھ اونٹوں پر بار کر کے خزانہ لے گیا۔ اور ایسا ہی ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے مزارات کے ساتھ پیش آیا۔ اور مدینہ پر نمر بن شیخ بنی حرب کو حاکم کیا۔ اور لوگوں کو دعوت وہابیہ کے قبول کرنے پر مجبور کیا اور سعود نے قبہ مزار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانے کا قصد کیا۔ مگر اس امر کا مرتکب نہ ہوا۔ اور حکم کیا کہ بیت اللہ کا حج سوائے وہابیوں کے اور کوئی نہ کرے۔"

(ترجمان الوہابیہ ص۳۶)

## محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مزارات مقدسہ کو تلف کرنے کا عہد لینا

روحانی ابوالوہابیہ

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنے پہلے ہمخیال عثمان بن معمر والیٔ عیونیہ سے مزاراتِ مقدسہ کو تلف کرنے کا عہد لیا تھا۔ جس کا تذکرہ سوانح حیات سلطان ابن سعود کے مصنف مرزا محمد حسن نے اس طرح کیا ہے کہ:

"شیخ محمد بن عبدالوہاب کا پہلا قابلِ ذکر ہمخیال عثمان بن معمر والیٔ عیونیہ تھا۔ شیخ نے اس سے حلف لیا کہ وہ ان مزاروں اور متعلقات کو تلف کرنے میں امداد دے گا۔ ابنِ معمر نے قبول کیا۔ دونوں ہم مشورہ ہو کر جلیلہ گئے۔ یہاں چند صحابیانِ رسول صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزارات تھے۔ دونوں نے مزارات مسمار کر دیئے"۔

(سوانح حیات سلطان ابن سعود صلا)

مزارات کو مسمار اور تلف کرنا ہی دراصل تحریکِ وہابیت کا ایک عظیم مقصد ہے جس کی تصدیق وفدِ خلافت کی رپورٹ میں بھی کیا ہے جو کہ درج کی جاتی ہے۔

## تحریکِ وہابیت کا مقصد مزارات کو مسمار کرنا تھا

وفدِ خلافت کے اراکین کے سامنے

دوسری ملاقات میں سلطان ابنِ سعود نے کہا کہ:

"ہماری قوم کے متعصب قبائل نے ہم کو دھمکی دے کر لکھا ہے کہ ہم نے حجاز میں جہاد اس لیے کیا تھا اور جان و مال اس لیے قربان کیا تھا کہ کتاب و سنت کو قائم کیا جائے۔ مراسم شرک کا استیصال ہو۔ اس لیے جلد از جلد ان قبوں اور عمارتوں کو منہدم کر دیا جائے ورنہ ہم آ کر ان کو اپنے ہاتھوں سے گرا دیں گے۔ اس بنا پر میں نے قاضی القضاۃ سے خواہش کی کہ وہ مدینہ منورہ جا کر اس کام (مزارات اور قبوں کو گرانا) کو انجام دیں"۔

(مسئلہ حجاز رپورٹ وفدِ خلافت ۱۹۲۶ء صلا)

# جنتُ البقیع اور دیگر مقامات کے مزارات کا انہدام

وفدِ خلافت کی رپورٹ میں جنت البقیع کے مزارات کا انہدام' کی سُرخی دیکر لکھا ہے کہ: ۲۶ مئی کو اگر جب ساحل پر لنگر انداز ہوا اس وقت سب سے پہلی جو وحشتناک اور جگر گداز خبر ہمیں موصول ہوئی وہ جنت البقیع اور دیگر مقامات کے مزارات کے انہدام کی تھی۔ لیکن ہم نے اس خبر کے قبول کرنے میں تامل کیا۔ اس لیے کہ سلطان ابنِ سعود خلافت کمیٹی کے دوسرے وفد کو تحریری وعدے دے چکے تھے۔ کہ وہ مدینہ منورہ میں تمام مبانی مآثر کو اپنی اصل حالت پر باقی رکھیں گے۔ اور ان میں کسی قسم کا تغیر روا نہ رکھیں گے جب تک کہ موتمرِ اسلامی کوئی آخری فیصلہ نہ کر دے۔

لیکن جدہ پہنچ کر ہم نے سب سے پہلے ایک رُکنِ حکومت شیخ عبدالعزیز علیقی سے جب اس خبر کی حقیقت دریافت کی۔ تو انہوں نے (مزارات کے منہدم کرنے کی) تصدیق کی۔ اور فرمایا اس مسئلہ میں وہ دُنیائے اسلام کے مصالح کی کوئی پرواہ نہیں کرے گی۔ خواہ دُنیائے اسلام خوش ہو یا ناراض۔

مکہ پہنچ کر جب ہم نے سُلطان سے اس مسئلہ میں گفتگو کی تو انہوں نے جو جواب دیا وہ ہمیں مطمئن نہیں کر سکتا۔ اور نہ دُنیائے اسلام کی اکثریت کو مطمئن کر سکتا ہے؛ (مسئلہ حجاز رپورٹ وفد خلافت ۱۹۲۶ء صفحہ ۹۴، ۹۵)

وفدِ خلافت نے بالمشافہ ابنِ سعود کو مزاراتِ مقدسہ اور مآثر کو منہدم کرنے سے باز رہنے کے متعلق متنبہ کیا مگر جھوٹے وعدے کرتا گیا۔ کہ مزاراتِ مقدسہ کو مسمار نہیں کیا جائے گا۔ وفدِ خلافت کے اس کو اس کی وعدہ خلافی کی طرف بھی توجہ دلائی۔

---